

أَمَّنْ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَأَنْزَلَ لَكُمْ مِنَ
السَّمَاءِ مَاءً فَأَنْبَتْنَا بِهِ حَدَائِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَا كَانَ
لَكُمْ أَنْ تَنْبِتُوا شَجَرَهَا ۗ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ هُمْ قَوْمٌ يَعِدُونَ ۗ^{٤٠}
أَمَّنْ جَعَلَ الْأَرْضَ قَرَارًا وَجَعَلَ خِلَالَهَا أَنْهَارًا وَجَعَلَ
لَهَا رِوَاسِيًا وَجَعَلَ بَيْنَ الْبَحْرَيْنِ حَاجِزًا ۗ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ
بَلَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ۗ^{٤١} أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ
وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ ۗ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ
قَلِيلًا مَّا تَدَّكَّرُونَ ۗ^{٤٢} أَمَّنْ يَهْدِيكُمْ فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْ
بَحْرِ وَمَنْ يُرْسِلِ الرِّيحَ بُشْرًا ابْيَنَ يَدَايَ رَحْمَتِهِ ۗ^{٤٣}
إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ تَعَلَّى اللَّهَ كُمًا شُرُكُونَ ۗ^{٤٤} أَمَّنْ يَبْدَأُ
الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ وَمَنْ يَرِزُكُمْ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ ۗ^{٤٥}
إِنَّ اللَّهَ مَعَ الَّذِينَ قُلُّ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۗ^{٤٦}
قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللَّهُ ۗ^{٤٧}
وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ۗ^{٤٨} بَلِ ادْرَاكُ عِلْمِهِمْ فِي
الْآخِرَةِ ۗ بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ مِنْهَا ۗ بَلْ هُمْ مِنْهَا عَمُونَ ۗ^{٤٩}

60) اے لوگو! بھلا بتلاؤ کون ہے جس نے بغیر کسی پچھلے نمونے کے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ تمہارے لیے آسمان سے بارش کا پانی اتارا، پھر ہم نے تمہارے لیے اس سے ہرے بھرے بارون اور خوبصورت باغات اگا دیے۔ ان باغوں کے درخت تم ہرگز نہیں اگا سکتے تھے کیونکہ یہ تمہارے بس میں نہیں۔ تو پھر اللہ ہی ہے انہیں اگانے والا۔ کیا کسی اور معبود نے اللہ کے ساتھ مل کر ایسا کیا ہے؟ نہیں، بلکہ وہ ہے ہی حق سے منہ موڑنے والی قوم جو ظلم کرتے ہوئے خالق کو مخلوقات کے برابر قرار دیتی ہے۔

61) بھلا کون ہے جس نے زمین کو قرار پڑانے والی اور ثابت رہنے والی بنایا جو اس طرح پرسکون ہے کہ اپنے اوپر والی مخلوقات کے ساتھ ڈولتی اور حرکت نہیں کرتی۔ اس نے اس کے اندر نہریں جاری کر دیں، پہاڑوں کو ٹمخیں بنا کر اس میں گاڑ دیا اور اس نے نمکین اور میٹھے دو سمندروں کے درمیان (نظر نہ آنے والی) حد فاصل قائم کر دی جو ٹمخیں کو میٹھے سے ملنے نہیں دیتی تاکہ وہ خراب نہ ہو اور پھر پینے کے قابل نہ رہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کسی اور معبود نے یہ کیا ہے؟ نہیں، بلکہ لوگوں کی اکثریت لاعلم ہے۔ اور اگر وہ جانتے ہوتے تو اللہ کے ساتھ اس کی مخلوقات میں سے کسی کو شریک نہ ٹھہراتے۔

62) بھلا کون ہے جو لاچار اور مصائب و مشکلات میں گھرے ہوئے کی دعا اس وقت سنتا ہے جب وہ اسے پکارے اور انسان کو پیش آنے والی بیماری اور فقر وغیرہ دور کرتا ہے۔ وہ تمہیں زمین میں خلیفہ بناتا ہے کہ تمہاری ایک نسل دوسری نسل کی جانشین بنتی ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے جو یہ کرتا ہے؟ نہیں، تم بہت کم نصیحت و عبرت حاصل کرتے ہو۔

63) بھلا کون ہے جو خشکی کی تاریکیوں اور سمندر کی تاریکیوں میں تمہارے لیے نشانات نصب کر کے اور ستاروں کے ذریعے سے تمہاری راہنمائی کرتا ہے؟ وہ کون ہے جو بارش کے نزول کے قریب ہونے کی خوشخبری دینے والی ہوا میں چلاتا ہے، جس بارش کے ذریعے سے وہ اپنے بندوں پر رحم فرماتا ہے؟ کیا اللہ کے

ساتھ کوئی اور معبود ہے جو یہ کرتا ہے؟ اللہ تعالیٰ بلند و برتر اور پاک ہے ان شریکوں سے جنہیں وہ اس کی مخلوقات میں سے اس کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہیں۔

64) بھلا کون ہے جو رحموں میں پہلی دفعہ مرحلہ وار پیدا کرا کر، پھر اسے موت دینے کے بعد دوبارہ زندگی عطا کرے گا؟ تمہیں آسمان کی جانب سے نازل ہونے والی بارش کے ساتھ روزی کون دیتا ہے؟ تمہیں زمین سے ان نباتات کے ذریعے سے روزی کون دیتا ہے جنہیں وہ اس میں اگاتا ہے؟ کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ایسا کرتا ہے؟ اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: جو شرک تم کر رہے ہو اس کی کوئی دلیل پیش کرو، اگر تم اپنے حق پر ہونے کے دعوے میں سچے ہو۔

65) اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: آسمانوں میں جو فرشتے ہیں، وہ غیب نہیں جانتے اور نہ زمین میں بسنے والے انسان جانتے ہیں، لیکن اکیلا اللہ ہی اسے جانتا ہے اور آسمانوں اور زمین میں بسنے والی تمام مخلوقات سوائے اللہ کے نہیں جانتیں کہ انہیں جزا و سزا کے لیے کب اٹھایا جائے گا۔

66) کیا آخرت کے بارے میں ان کا علم ایک دوسرے کی پیروی میں ہے کہ انہوں نے اس پر یقین کر لیا ہے؟ نہیں، بلکہ وہ آخرت کے بارے میں شکوک و شبہات اور حیرت کا شکار ہیں بلکہ اس کے بارے میں ان کی عقلیں جواب دے گئی ہیں۔

نوائف: اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی یاد دہانی کے ذریعے سے عقیدہ توحید مضبوط اور پختہ کیا گیا ہے۔

✽ ہر مجبور و لاچار سے، وہ مومن ہو یا کافر، اللہ تعالیٰ نے وعدہ کر رکھا ہے کہ وہ جب اسے پکارے گا تو وہ اس کی دعا قبول کرے گا۔

✽ غیب کا علم اللہ تعالیٰ نے اپنے لیے خاص کیا ہے اور اس کا دعویٰ کرنا کفر ہے۔

وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِذَا كُنَّا تُرَابًا وَآبًا وَنَايِبًا
لَمُخْرَجُونَ ﴿٦٤﴾ لَقَدْ وَعِدْنَا هَذَا نَحْنُ وَآبَاؤُنَا مِن
قَبْلُ إِنَّ هَذَا إِلَّا آسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿٦٥﴾ قُلْ سِيرُوا
فِي الْأَرْضِ فَانظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ ﴿٦٦﴾
وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَلَا تَكُنْ فِي ضَيْقٍ مِّمَّا يَمْكُرُونَ ﴿٦٧﴾
وَيَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْوَعْدُ إِن كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٦٨﴾ قُلْ
عَسَىٰ أَن يَكُونَ رَدِفَ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِي تَسْتَعْجِلُونَ ﴿٦٩﴾
وَإِنَّ رَبَّكَ لَذُو فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا
يَشْكُرُونَ ﴿٧٠﴾ وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُورُهُمْ وَمَا
يُعْلِنُونَ ﴿٧١﴾ وَمَا مِنْ غَآيِبَةٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا فِي
كِتَابٍ مُّبِينٍ ﴿٧٢﴾ إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَقُصُّ عَلَىٰ بَنِي
إِسْرَائِيلَ أَكْثَرَ الَّذِي هُمْ فِيهِ يَخْتَلِفُونَ ﴿٧٣﴾ وَإِنَّهُ
لَهُدًى وَرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ ﴿٧٤﴾ إِنَّ رَبَّكَ
يَقْضِي بَيْنَهُم بِحُكْمِهِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْعَلِيمُ ﴿٧٥﴾
فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ إِنَّكَ عَلَى الْحَقِّ الْمُبِينِ ﴿٧٦﴾

﴿٦٤﴾ کافروں نے انکار کرتے ہوئے کہا: کیا جب ہم مرجائیں گے اور مٹی ہو جائیں گے تو کیا یہ ممکن ہے کہ ہم زندہ کر کے دوبارہ اٹھائے جائیں؟

﴿٦٥﴾ یقیناً ہمیں وعدے دیے جاتے رہے اور ہم سے پہلے ہمارے آباء و اجداد کو بھی وعدے دیے جاتے رہے کہ ہم سب اکٹھے اٹھائے جائیں گے۔ ہم تو یہ وعدہ پورا ہوتا نہیں دیکھتے۔ یہ وعدہ جو ہم سب کو دیا گیا، یہ پہلے لوگوں کے افسانوں اور جھوٹی کہانیوں کے سوا کچھ نہیں جو انھوں نے اپنی کتابوں میں تحریر کیا۔

﴿٦٦﴾ اے رسول (ﷺ)! ان دوبارہ اٹھائے جانے کے منکروں سے کہیں: زمین کی جس سمت میں چاہو، چل پھرو اور پھر غور و فکر کرو کہ دوبارہ اٹھائے جانے کے دن کو جھٹلانے والے مجرموں کا انجام کیا ہوا؟ ہم نے اس دن کو جھٹلانے کی وجہ سے انھیں ہلاک کر دیا۔

﴿٦٧﴾ مشرک آپ کی دعوت سے جو منہ پھیر رہے ہیں تو اس وجہ سے آپ غم کریں نہ ان کی سازشوں کی وجہ سے آپ کا سینہ تنگ ہو۔ اللہ ان کے خلاف آپ کا مددگار اور حامی و ناصر ہے۔

﴿٦٨﴾ آپ کی قوم کے کافر جو دوبارہ اٹھائے جانے کے منکر ہیں، کہتے ہیں: اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو بتاؤ، وہ عذاب کب آئے گا جس کی تم اور ایمان والے ہمیں دھمکیاں دیتے ہو؟

﴿٦٩﴾ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: ہو سکتا ہے کہ جس عذاب کی تم جلدی مچا رہے ہو، اس کا کچھ حصہ تمہارے قریب ہو۔

﴿٧٠﴾ اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کا رب تمام لوگوں پر بڑے فضل والا ہے کہ وہ ان کے کفر اور گناہوں کے باوجود انھیں جلد سزا نہیں دیتا لیکن لوگوں کی اکثریت اللہ کے اپنے اوپر ہونے والے انعامات پر اس کا شکر نہیں کرتی۔

﴿٧١﴾ بلاشبہ آپ کا رب اپنے بندوں کے دلوں میں چھپی باتوں کو اور جو وہ ظاہر کرتے ہیں، سب کو جانتا ہے۔ اس سے ان کی کوئی چیز اور جھل نہیں اور وہ ضرور انھیں ان کی جزا دے گا۔

﴿٧٢﴾ آسمان میں لوگوں سے چھپی اور زمین میں لوگوں سے اور جھل کوئی چیز ایسی نہیں جو واضح کتاب، یعنی لوح محفوظ میں نہ ہو۔

﴿٧٣﴾ بلاشبہ محمد (ﷺ) پر نازل ہونے والا یہ قرآن بنی اسرائیل کے سامنے اکثر ان چیزوں کو بیان کر رہا ہے جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں اور ان کی دینی گمراہیوں کو واضح کر رہا ہے۔

﴿٧٤﴾ یہ قرآن ان ایمان والوں کے لیے یقیناً ہدایت و رحمت ہے جو اس کے احکام پر عمل کرتے ہیں۔

﴿٧٥﴾ اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ کا رب اپنے مومن اور کافر بندوں کے درمیان قیامت کے دن اپنے حکم سے عدل کے ساتھ فیصلہ کرے گا۔ پھر وہ مومن پر رحم کرے گا اور کافر کو عذاب دے گا۔ وہ ایسا غالب ہے جو اپنے دشمنوں سے انتقام لیتا ہے اور کوئی اس پر غالب نہیں آسکتا۔ وہ ایسا کمال علم والا ہے کہ حق پر چلنے والا اور باطل پرست اس پر غلط ملط نہیں ہوتے۔

﴿٧٦﴾ پس آپ اللہ ہی پر بھروسہ رکھیے اور اپنے تمام امور میں اسی پر اعتماد کیجیے۔ بلاشبہ آپ واضح حق پر ہیں۔

نوائف: ﴿٧٦﴾ سابقہ امتوں کے انجام و احوال سے عبرت پکڑنا نجات کا راستہ ہے۔

﴿٧٧﴾ اللہ تعالیٰ کے علم نے اپنے بندوں کے اعمال کا احاطہ کر رکھا ہے۔

﴿٧٨﴾ قرآن کریم نے بنی اسرائیل کی گمراہیوں کی تصحیح کی اور انھوں نے اپنی کتابوں میں جو تخریفات اور ردو بدل کیا تھا، اس کی بھی نشاندہی کی ہے۔

﴿٧٩﴾ اللہ تعالیٰ پر توکل اور بھروسے کی اہمیت۔ ﴿٨٠﴾ نبی کریم (ﷺ) کا تزکیہ کہ آپ روشن اور واضح حق پر ہیں۔

إِنَّكَ لَا تَسْمِعُ الْمَوْتَىٰ وَلَا تَسْمِعُ الصَّمَّ الدُّعَاءَ إِذَا
وَكُومًا مُدْبِرِينَ ﴿٨٠﴾ وَمَا أَنْتَ بِهَادِي الْعُمَىٰ عَنْ صَلَاتِهِمْ
إِنَّ تَسْمِعُ إِلَّا مَنْ يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا فَهُمْ مُسْلِمُونَ ﴿٨١﴾ وَ
إِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِّنَ الْأَرْضِ
تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ ﴿٨٢﴾ وَ
يَوْمَ نَحْشُرُ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ فَوْجًا مِّمَّنْ يُكَذِّبُ
بِآيَاتِنَا فَهُمْ يُوزَعُونَ ﴿٨٣﴾ حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوكَ وَقَالُوا كَذَّبْتُمْ
بِآيَاتِنَا وَلَمْ تَحِيطُوا بِهَا عِلْمًا مَّا ذَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٨٤﴾
وَوَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ بِمَا ظَلَمُوا فَهُمْ لَا يَنْطِقُونَ ﴿٨٥﴾
الْمَيْرُوا أَتَا جَعَلْنَا الْبَيْلَ لَيْسَ كُنُوفِيهِ وَالنَّهَارُ مُبْصِرًا
إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٨٦﴾ وَيَوْمَ يُنْفَخُ
فِي الصُّورِ قَفْزَعٌ مِّنَ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ
إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ ۗ وَكُلٌّ أَتَوْهُ دُخْرِينَ ﴿٨٧﴾ وَتَرَى الْجِبَالَ
تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَهِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ ۗ صُنِعَ اللَّهُ
الَّذِي أَنْتَقَنَ كُلَّ شَيْءٍ إِنَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَفْعَلُونَ ﴿٨٨﴾

﴿80﴾ اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ ان مردوں کو نہیں سنا سکتے جن کے دل اللہ کے ساتھ کفر کرنے کی وجہ سے مر گئے ہیں اور نہ ان لوگوں کو آپ اپنی دعوت سنا سکتے ہیں جن کے کانوں کو اللہ نے حق کے سننے سے بہرہ کر دیا ہے جبکہ وہ آپ سے پیٹھ پھیر کر، منہ موڑے جا رہے ہوں۔

﴿81﴾ آپ اس شخص کو ہدایت نہیں دے سکتے جس کی نگاہیں حق سے اندھی ہو جائیں، لہذا آپ ان کے بارے میں غم کریں نہ خود کو تھکا سکیں۔ آپ صرف انہیں حق سمجھا سکتے ہیں جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں اور وہ اللہ کے حکموں کو ماننے والے ہیں۔

﴿82﴾ جب ان کے اپنے کفر اور گناہوں پر اڑنے کی وجہ سے ان پر عذاب واجب اور ثابت ہو جائے گا اور صرف برے لوگ باقی رہ جائیں گے تو ہم قیامت کے قریب اس کی نشانیوں میں سے ایک بڑی نشانی ان کے لیے ظاہر کریں گے اور وہ ہوگا زمین سے ایک جانور (دابہ) کا نکلنا، جو ان سے ایسی باتیں کرے گا جنہیں لوگ سمجھتے ہوں گے (کہے گا): کہ لوگ ہمارے نبی پر نازل ہونے والی ہماری آیات کی تصدیق نہیں کرتے تھے۔

﴿83﴾ اے رسول (ﷺ)! وہ دن یاد کریں جب ہم ہر امت میں سے ان کے سرخٹوں کا وہ گروہ اکٹھا کریں گے جو ہماری آیتوں کو جھٹلاتا تھا۔ ان کے پہلوں سے لے کر آخر والوں تک سب کو لوٹا لایا جائے گا، پھر انہیں حساب کے لیے ہانک کر لایا جائے گا۔

﴿84﴾ انہیں ہانکنے کا یہ سلسلہ جاری رہے گا حتیٰ کہ جب وہ حساب والی جگہ پہنچ جائیں گے تو اللہ تعالیٰ انہیں ڈانٹتے ہوئے کہے گا: کیا تم نے میری توحید کی دلیل بننے والی اور میری شریعت پر مشتمل آیات کو جھٹلایا تھا، حالانکہ ان کے باطل ہونے کا تمہیں ایسا یقینی علم نہیں تھا کہ تمہارے لیے انہیں جھٹلانا جائز ہوتا؟ یا یہ بتاؤ کہ تم ان آیات کے ساتھ کیا کرتے رہے، ان کی تصدیق کی یا انہیں جھٹلایا؟

﴿85﴾ انہوں نے اللہ کے ساتھ کفر کر کے اور اس کی آیتوں کو جھٹلا کر

جو ظلم کیا، اس کے باعث ان پر عذاب نازل ہوگا اور وہ اپنے دفاع سے عاجز ہونے اور اپنے بے شکے دلائل کی وجہ سے اپنے دفاع کے لیے بات بھی نہیں کر سکیں گے۔

جب وہ دوبارہ اٹھائے جانے کا انکار کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی زندگی میں پائی جانے والی ایک چیز پر تنبیہ فرمائی جو دوبارہ جی اٹھنے کی دلیل ہے اور وہ ان کی نیند ہے جو موت کے قائم مقام ہے اور ان کا بیدار ہونا ہے جو دوبارہ جی اٹھنے کی طرح ہے، چنانچہ فرمایا:

﴿86﴾ کیا دوبارہ جی اٹھنے کو جھٹلانے والوں نے یہ نہیں دیکھا کہ ہم نے رات بنائی تاکہ وہ اس میں نیند کے ساتھ سکون پائیں اور ہم نے دن کو روشن بنایا تاکہ وہ اس میں دیکھیں اور اپنے کاموں کے لیے دوڑ دوڑ ہو پھریں؟ بلاشبہ اس بار بار مرنے اور اس کے بعد اٹھانے جانے میں ایمان رکھنے والی قوم کے لیے واضح نشانیاں ہیں۔

﴿87﴾ اے رسول (ﷺ)! اس دن کو یاد کریں جب صورت پھونکنے پر مقرر فرشتہ نہ سگھے میں دوسری مرتبہ صورت پھونکنے کا تو آسمانوں اور زمین والے تمام کے تمام گھبرا اٹھیں گے سوائے اس کے جسے اللہ اپنے فضل و احسان سے گھبراہٹ سے محفوظ رکھے۔ اس دن اللہ کی تمام مخلوقات اس کے پاس مطیع و فرمانبردار بن کر آئیں گی۔

﴿88﴾ اس دن تم پہاڑوں کو دیکھو گے تو تمہیں محسوس ہوگا کہ وہ اپنی جگہ پر قائم ہیں، حرکت نہیں کر رہے جبکہ حقیقت میں وہ بادلوں کی طرح بڑی تیزی سے چل رہے ہوں گے۔ یہ اللہ کی کاریگری ہے، سو وہی انہیں حرکت دے گا۔ بلاشبہ جو تم کرتے ہو، وہ اس سے خوب باخبر ہے۔ اس سے تمہارا کوئی عمل چھپا نہیں اور وہ تمہیں ان عملوں کی جزا دے گا۔

فوائد: ﴿88﴾ ہدایت کی توفیق دینا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور رسول اکرم (ﷺ) کے ہاتھ میں نہیں ہے۔

﴿89﴾ نیند موت کی اور اس سے بیداری دوبارہ اٹھانے جانے کی دلیل ہے۔

مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِنْهَا وَهُمْ مِنْ فَزَعِ يَوْمِئِذٍ
 آمِنُونَ ﴿٨٩﴾ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَكَبَتْ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ هَلْ
 يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٩٠﴾ إِنَّمَا أَمْرُهُ أَنْ عَبَّدَ رَبَّ هَذِهِ
 الْبَلَدِ الَّذِي حَرَّمَهَا وَلَهُ كُلُّ شَيْءٍ وَأَمْرُهُ أَنْ أَكُونَ مِنَ
 الْمُسْلِمِينَ ﴿٩١﴾ وَإِنْ أَتَلَوْا الْقُرْآنَ فَمِنْ أُمَّتِي فَمَا يَهْتَدِي لِنَفْسِي
 وَمَنْ ضَلَّ فَقُلْ إِنَّمَا أَنَا مِنَ الْمُنذِرِينَ ﴿٩٢﴾ وَقِيلَ الْحَمْدُ لِلَّهِ
 سِيرَتِكُمْ آيَةٌ فَتَعَرَّفُونَهَا وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٩٣﴾

وَرَفَعْنَا لَكُمْ ذِكْرَهَا وَمَا أَوْلَيْنَا لَكُمْ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا لِيَعْلَمُوا أَنَّهُمْ
 سِيرَةُ الْقَصَصِ وَرَفَعْنَا لَكُمْ ذِكْرَهَا وَمَا أَوْلَيْنَا لَكُمْ مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا لِيَعْلَمُوا أَنَّهُمْ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 طَسَمَ ﴿١﴾ تِلْكَ آيَةُ الْكِتَابِ الْمُبِينِ ﴿٢﴾ نَتْلُو عَلَيْكَ مِنْ نَبَأِ
 مُوسَى وَفِرْعَوْنَ بِالْحَقِّ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٣﴾ إِنَّ فِرْعَوْنَ
 عَلَا فِي الْأَرْضِ وَجَعَلَ أَهْلَهَا شِيَعًا يَسْتَضِعُّ طَائِفَةً
 مِنْهُمْ يَذِخَّرْ أَبْنَاءَهُمْ وَيَسْتَحْجِي نِسَاءَهُمْ إِنَّهُ كَانَ مِنَ
 الْمُفْسِدِينَ ﴿٤﴾ وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتَضَعُّوا
 فِي الْأَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ آيَةً ۖ وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ ﴿٥﴾

385

سورة القصص کی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: کمزور مومنوں کو غلبہ و اقتدار عطا کرنے اور متکبر سرکشوں کو ہلاک کرنے کے بارے میں دستور الہی کا بیان۔

تفسیر: ﴿١﴾ طَسَمَ ﴿١﴾ اس جیسے حروف مقطعات پر تفصیلی بحث سورہ بقرہ کے شروع میں ہو چکی ہے۔ ﴿٢﴾ یہ روشن اور واضح قرآن کی آیتیں ہیں۔ ﴿٣﴾ ہم آپ کے سامنے موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کی سچی اور صحیح، نیز شک سے بالاتر کچھ خبریں ایمان والوں کے لیے بیان کرتے ہیں کیونکہ وہی ان واقعات کے اسباق سے فائدہ حاصل کرتے ہیں۔ ﴿٤﴾ بلاشبہ فرعون نے سرزمین مصر میں سرکشی کی تھی اور اس پر پوری طرح قابض تھا اور اس نے وہاں کے لوگوں کو مختلف گروہوں میں تقسیم کر رکھا تھا۔ ان میں سے ایک گروہ، یعنی بنی اسرائیل کو نہایت کمزور کر رکھا تھا، اس طرح کہ وہ انہیں بری طرح ذلیل کرنے کے لیے ان کے بیٹے قتل کر دیتا اور ان کی بیٹیاں خدمت کرنے کے لیے زندہ چھوڑ دیتا۔ بلاشبہ وہ ظلم و سرکشی اور تکبر کے ذریعے سے زمین میں فساد برپا کرنے والا تھا۔ ﴿٥﴾ ہم چاہتے تھے کہ بنی اسرائیل پر کرم فرمائیں جنہیں فرعون نے سرزمین مصر میں نہایت کمزور کر رکھا تھا، اس طرح کہ ان کے دشمن کو ہلاک کر دیں، ان کی کمزوری ختم کر دیں، انہیں ایسے امام بنا دیں جن کو لوگ حق کے معاملے میں پیروی کریں اور فرعون کو ہلاک کرنے کے بعد انہیں شام کی بابرکت سرزمین کا وارث بنا دیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿وَأَوْفْنَا الْقَوْمَ الَّذِينَ كَانُوا يُسْتَضَعُونَ مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَعَارِبِهَا لِيُقِئُوا رَبَّهُمْ لَئِنْ رُكِبُوا لَيَصْنَعُنَّ فِرْعَوْنَ وَقَوْمَهُ وَمَا كَانُوا يَعْبُدُونَ﴾ اور ہم نے ان لوگوں کو جو کمزور سمجھے جاتے تھے، اس زمین کے مشرقوں اور مغربوں کا وارث بنا دیا جس میں ہم نے برکت رکھی تھی۔ (اے نبی! اس طرح) بنی اسرائیل کے حق میں آپ کے رب کا اچھا وعدہ پورا ہوا، اس لیے کہ انہوں نے صبر کیا تھا۔ اور ہم نے فرعون اور اس کی قوم کا وہ سب کچھ تباہ کر دیا جو (کارخانے) وہ بناتے اور جو (محللات کی عمارتیں) وہ اٹھاتے تھے۔ (الأعراف 137:7)

نوائد: ﴿١﴾ ایمان اور نیک اعمال قیامت کے دن کی گھبراہٹ سے نجات کے دو سبب ہیں۔ ﴿٢﴾ کفر اور نافرمانی آگ میں لے جانے کا سبب ہیں۔ ﴿٣﴾ حرم میں قتل، ظلم اور شکار کرنا حرام ہے۔

﴿٤﴾ جو شخص قیامت کے دن ایمان اور نیک عمل لے کر آیا تو اس کے لیے جنت ہے۔ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی دی گئی امان و پناہ کی وجہ سے قیامت کے دن کی گھبراہٹ سے امن میں ہوں گے۔

﴿٥﴾ اور جو کفر اور گناہوں کے ساتھ آیا تو ایسے لوگوں کے لیے آگ ہے جس میں انہیں منہ کے بل ڈالا جائے گا اور انہیں ڈانٹ پلانے اور ذلیل کرنے کے لیے کہا جائے گا: تمہیں صرف انہی اعمال کا بدلہ دیا جا رہا ہے جو تم دنیا میں کفر اور نافرمانیوں کی صورت میں کرتے تھے۔

﴿٦﴾ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: مجھے تو بس یہ حکم ملا ہے کہ میں مکہ کے اس رب کی عبادت کروں جس نے اسے حرمت والا ٹھہرایا ہے، چنانچہ نہ اس میں خوریزی ہوگی، نہ کسی پر ظلم ہوگا اور نہ اس کا شکار ہلاک کیا جائے گا اور نہ اس کے درخت کاٹے جائیں گے۔ اسی پاک پروردگار کے لیے ہر چیز کی بادشاہی ہے۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں خود کو اللہ کے سپرد کرنے والوں اور اس کی اطاعت کر کے اس کے آگے جھکنے والوں میں شامل ہو جاؤں۔ ﴿٧﴾ اور مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں کے سامنے قرآن کی تلاوت کرتا رہوں، پھر جس نے اس کی راہ کی ہدایت پائی اور اس کے احکام پر عمل کیا تو اس کی ہدایت کا فائدہ خود اسے ہی ہوگا اور جو جھٹک گیا اور اس کے احکام سے منہ پھیرا، اس کا انکار کیا اور اس کے احکام پر عمل نہ کیا تو اس سے کہہ دیں: میں تو صرف ڈرانے والا ہوں، میں تمہیں اللہ کے عذاب سے ڈراتا ہوں اور میرے ہاتھ میں تمہاری ہدایت نہیں ہے۔

﴿٨﴾ اور اے رسول (ﷺ)! کہہ دیں: تمام تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں ان نعمتوں پر جنہیں شکر بھی نہیں کیا جاسکتا۔ وہ اللہ عنقریب تمہیں تمہاری جانوں، آسمان و زمین اور رزق میں ایسی نشانیاں دکھائے گا جنہیں تم اتنی اچھی طرح پہچان لو گے کہ وہ قبول حق میں تمہاری راہنمائی کریں گی۔ تمہارا رب تمہارے عملوں سے جو تم کرتے ہو، غافل نہیں ہے، بلکہ وہ ان سے پوری طرح واقف ہے۔ اس سے کوئی عمل چھپا نہیں اور وہ تمہیں ضرور ان کا بدلہ دے گا۔

7
ع
13

وَنُكِّنَ لَهُمْ فِي الْأَرْضِ وَنَرِي فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا
 مِنْهُمْ مَا كَانُوا يَحْذَرُونَ^٦ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ أُمِّ مُوسَىٰ أَنْ
 أَرْضِعِيهِ فَإِذَا اخْتَفَتْ عَلَيْهِ فَالْقِيهِ فِي الْيَمِّ وَلَا تَخَافِي وَلَا
 تَحْزَنِي إِنَّا رَادُّوهُ إِلَيْكَ وَجَاعِلُوهُ مِنَ الْمُرْسَلِينَ^٧
 فَالْتَقَطَهُ آلُ فِرْعَوْنَ لِيَكُونَ لَهُمْ عَدُوًّا وَحَزَنًا إِنَّ
 فِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَجُنُودَهُمَا كَانُوا خَاطِئِينَ^٨ وَقَالَتِ
 امْرَأَتُ فِرْعَوْنَ قَرَّتْ عَيْنِي لِىَ وَلَكَ لَا تَقْتُلُوهُ^٩
 عَسَىٰ أَنْ يَنْفَعَنَا أَوْ نَتَّخِذَهُ وَلَدًا وَهُمْ لَا شَعْرُونَ^{١٠}
 وَأَصْبَحَ فُؤَادُ أُمِّ مُوسَىٰ فِرْعَانًا إِنْ كَادَتْ لَتُبْدِي بِهِ
 لَوْلَا أَنْ رَّبَّنَا عَلَىٰ قَلْبِهَا لَتَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ^{١١}
 وَقَالَتُ لِأَخْتِهِ قُصِّيه فَبَصَّرَتْ بِهٖ عَنْ جُنُبٍ وَهُمْ
 لَا يَشْعُرُونَ^{١٢} وَحَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ
 هَلْ أَدُلُّكُمْ عَلَىٰ أَهْلِ بَيْتٍ يَكْفُلُونَهُ لَكُمْ وَهُمْ لَهُ
 نٰصِحُونَ^{١٣} فَرَدَدْنَاهُ إِلَىٰ أُمِّهِ كَىٰ تَقَرَّ عَيْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ
 وَلَنَعْلَمَنَّ أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَلٰكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ^{١٤}

6 ہم نے ارادہ کیا کہ انھیں زمین میں قوت و سلطنت دے کر قدرت و اختیار دیں اور فرعون اور ہامان اور بادشاہت میں اس کے سب سے بڑے معاون ہامان اور ان کے مددگار لشکروں کو وہ کچھ دکھائیں جس سے وہ ڈرتے تھے، یعنی ان کی بادشاہت بنی اسرائیل کے ایک نومولود لڑکے کے ہاتھوں ختم ہو جائے گی۔

جب اللہ تعالیٰ نے فرعون کی سلطنت کے حتمی انجام اور موسیٰ علیہ السلام کی اور ان کی قوم کی عزت و تکریم کا ذکر کیا تو ساتھ ہی موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے رسول بننے تک کا واقعہ بھی بیان کر دیا، چنانچہ فرمایا: 7 ہم نے موسیٰ علیہ السلام کی ماں کو الہام کیا کہ تم اسے دودھ پلاتی رہو حتیٰ کہ جب تجھے فرعون اور اس کی قوم سے خدشہ ہو کہ وہ اسے قتل کر دیں گے تو اسے ایک صندوق میں رکھنا اور دریائے نیل میں ڈال دینا۔ اس کے بارے میں نہ تو ڈوبنے سے ڈرنا، نہ فرعون ہی سے خوف رکھنا اور نہ اس کی جدائی کا غم کرنا۔ یقیناً ہم اسے تیری طرف زندہ لوٹائیں گے اور اسے اللہ کے رسولوں میں سے بنائیں گے جنہیں وہ اپنی مخلوق کی طرف بھیجتا ہے۔

8 چنانچہ ہم نے اسے موسیٰ کو صندوق میں رکھنے اور دریا میں ڈالنے کا جو الہام کیا، اس نے اس پر عمل کیا۔ فرعون کے گھر والوں کو اس صندوق کی اطلاع ہوئی تو انھوں نے اسے اٹھالیا تاکہ اللہ کے ارادے کی تکمیل ہو کہ مستقبل قریب میں موسیٰ فرعون کا دشمن ہو اور اللہ اس کے ہاتھوں فرعون کی بادشاہت ختم کرے اور وہ ان کے لیے غم کا باعث ہو۔ بلاشبہ فرعون، اس کا وزیر ہامان اور ان کے کارندے اپنے کفر، سرکشی اور زمین میں فساد پھیلانے کے سبب گناہ گار تھے۔

9 جب فرعون نے اسے قتل کرنا چاہا تو اس کی بیوی نے اس سے کہا: یہ بچہ میرے لیے اور تمہارے لیے خوشی کا باعث ہوگا۔ اسے قتل نہ کرو، ہو سکتا ہے کہ وہ ہمیں نفع دے کہ ہم اس سے خدمت لیں یا اسے لے پا لک بیٹا بنالیں اور وہ نہیں جانتے تھے کہ اس کے ہاتھوں ان کی سلطنت کا خاتمہ ہوگا۔

10 موسیٰ علیہ السلام کی ماں کا دل دنیا کے ہر معاملے سے خالی ہو گیا

سوائے موسیٰ علیہ السلام کی محبت کے۔ وہ ان کے لیے بے قرار ہو گئی۔ ان سے شدید لگاؤ کی وجہ سے قریب تھا کہ وہ ظاہر کر دیتی کہ وہ اس کا بیٹا ہے، اگر ہم اس کا دل مضبوط کر کے اس کی ڈھارس نہ بندھاتے اور اسے صبر نہ دے دیتے کہ وہ اپنے رب پر بھروسہ کرنے والی، ایمان دار اور اس کے فیصلوں پر صبر کرنے والی بنے۔

11 موسیٰ علیہ السلام کی ماں نے انھیں دریا میں ڈالنے کے بعد ان کی بہن سے کہا: تو اس کے پیچھے پیچھے جا اور پتا کر اس کے ساتھ کیا ہوتا ہے، چنانچہ وہ انھیں دور سے دیکھتی رہی تاکہ اس کا بھید نہ کھل جائے اور فرعون اور اس کی قوم کو علم بھی نہ ہو کہ وہ اس کی بہن ہے اور اس کے حالات سے آگاہی حاصل کر رہی ہے۔

12 موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی تدبیر سے عورتوں کا دودھ پینے سے رک گئے۔ جب ان کی بہن نے دیکھا کہ وہ انھیں دودھ پلانے کی شدید خواہش رکھتے ہیں تو اس نے ان سے کہا: کیا میں تمہاری ایک گھرانے کی طرف رہنمائی کروں جو اسے دودھ پلانے اور اس کی دیکھ بھال کرے اور وہ اس بچے کے خیر خواہ بھی ہوں؟

13 چنانچہ ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو اس کی ماں کی طرف لوٹا دیا تاکہ اسے قریب سے دیکھ کر اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ اس کی جدائی کی وجہ سے غم زدہ نہ ہو اور تاکہ وہ جان لے کہ موسیٰ علیہ السلام کو اس کی طرف لوٹانے کا اللہ کا وعدہ سچا ہے جس میں کوئی شک نہیں لیکن لوگوں کی اکثریت اس وعدے کو نہیں جانتی تھی اور نہ کوئی یہ جانتا تھا کہ یہی اس کی ماں ہے۔

فوائد: اللہ تعالیٰ کی اپنے نیک بندوں کو ان کے دشمنوں کی سازش سے بچانے کے لیے تدبیر کا بیان۔

ظالم کی تدبیر کا نتیجہ خود اسی کی ہلاکت ہوتا ہے۔

بیٹوں کے بارے میں ماؤں کی شفقت اور ان کے جذبات کا بیان۔

ظالم کے ظلم سے نجات پانے کے لیے جائز حیلہ بہانہ کرنا درست ہے۔

اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہر صورت میں پورا ہو کر رہتا ہے۔ نجات کے اسباب اختیار کرنا اور اللہ تعالیٰ سے دعا و التجا کر کے اس کی پناہ پکڑنا واجب ہے۔

وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَاسْتَوَىٰ اتَّيْنَهُ حُكْمًا وَعِلْمًا ۗ وَكَذَٰلِكَ
 نَجَّيْنَا الْمُحْسِنِينَ ﴿١٣﴾ وَدَخَلَ الْمَدِينَةَ عَلَىٰ حِينٍ غَفْلَةٍ مِّنْ
 أَهْلِهَا فَوَجَدَ فِيهَا رَجُلَيْنِ يَقْتَتِلَانِ هَٰذَا مِنْ شِيعَتِهِ ۖ وَهَٰذَا
 مِنْ عَدُوِّهِ ۖ فَاسْتَعَاثَ الَّذِي مِّنْ شِيعَتِهِ عَلَى الَّذِي مِّنْ
 عَدُوِّهِ ۖ فَوَكَزَهُ مُوسَىٰ فَقَضَىٰ عَلَيْهِ ۖ قَالَ هَٰذَا مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ
 إِنَّهُ عَدُوٌّ مُّضِلٌّ مُّبِينٌ ﴿١٤﴾ قَالَ رَبِّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي فَاغْفِرْ لِي
 فَغَفَرَ لَهُ ۖ إِنَّهُ هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ ﴿١٥﴾ قَالَ رَبِّ بِمَا أَنْعَمْتَ عَلَيَّ
 فَلَنْ أَكُونَ ظَهِيرًا لِلْمُجْرِمِينَ ﴿١٦﴾ فَأَصْبَحَ فِي الْمَدِينَةِ خَائِفًا
 يَتَرَقَّبُ ۖ فَإِذَا الَّذِي اسْتَنْصَرَهُ بِالْأَمْسِ يَسْتَصْرِخُهُ ۖ قَالَ
 لَهُ مُوسَىٰ إِنَّكَ لَعَوِيُّ مُّبِينٌ ﴿١٧﴾ فَلَمَّا أَنِ ارَادَ أَنْ يَبْطِشَ
 بِالَّذِي هُوَ عَدُوٌّ لَهُمَا قَالَ يَا مُوسَىٰ أَرِيدُ أَنْ نَبْتَلِيكَ
 كَمَا قَتَلْتَ نَفْسًا بِالْأَمْسِ ۖ إِنَّ تُرِيدُ إِلَّا أَنْ تَكُونَ جَبَّارًا
 فِي الْأَرْضِ وَمَا تُرِيدُ أَنْ تَكُونَ مِنَ الْمَصْلِحِينَ ﴿١٨﴾ وَجَاءَ
 رَجُلٌ مِّنْ أَقْصَا الْمَدِينَةِ يَسْعَىٰ ۚ قَالَ يَا مُوسَىٰ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ
 يَأْتِيروُنَ بِكَ لِيَقتُلُوكَ ۖ فَاخْرُجْ إِنِّي لَمِنَ الصَّٰحِحِينَ ﴿١٩﴾

جب اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے بچپن کا ذکر کیا تو ساتھ ہی ان کے دور جوانی کا تذکرہ بھی کر دیا، چنانچہ فرمایا:

﴿١٣﴾ جب وہ بدن کے مضبوط اور طاقتور ہو جانے کی عمر کو پہنچے اور بھرپور قوت والے ہو گئے تو ہم نے انہیں نبوت سے پہلے بنی اسرائیل کے دین کا فہم اور علم عطا کیا جس طرح ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو ان کی اطاعت پر جزا دی، ہم ہر دور میں اور ہر جگہ نیکو کاروں کو اسی طرح بدلہ دیتے ہیں۔

﴿١٤﴾ موسیٰ علیہ السلام شہر میں اس وقت آئے جب لوگ اپنے گھروں میں آرام کر رہے تھے تو انہوں نے دو آدمیوں کو آپس میں جھگڑتے ہوئے اور ایک دوسرے کو مارتے ہوئے پایا۔ ان میں سے ایک موسیٰ علیہ السلام کی قوم بنی اسرائیل سے تھا اور دوسرا قوم فرعون کا قبیلی تھا جو موسیٰ علیہ السلام کے دشمن تھے، چنانچہ جو آپ کی قوم سے تھا اس نے اپنے قبیلی دشمن کے خلاف موسیٰ علیہ السلام سے مدد مانگی تو موسیٰ علیہ السلام نے اس قبیلی کو مکارا۔ ان کا مکارا اتنا زوردار تھا کہ وہ قبیلی مر گیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: یہ شیطان کی دھوکا بازی اور اس کا فریب ہے۔ بلاشبہ جو شخص شیطان کی پیروی کرے، وہ اسے گمراہ کرنے والا دشمن ہے جس کی عداوت اور دشمنی بالکل واضح ہے۔ جو کچھ مجھ سے ہوا ہے، وہ بھی اس کی دشمنی کی وجہ سے ہوا ہے، کیونکہ وہ گمراہ کرنے والا ہے اور وہ مجھے گمراہ کرنا چاہتا ہے۔

﴿١٥﴾ موسیٰ علیہ السلام سے جو کچھ ہوا، انہوں نے اس کا اعتراف اور اپنے رب سے دعا کرتے ہوئے کہا: اے میرے رب! میں نے اس قبیلی کو قتل کر کے خود پر ظلم کیا ہے، لہذا تو میرا گناہ بخش دے۔ سو اللہ تعالیٰ نے ہمیں واضح طور پر بتا دیا کہ اس نے موسیٰ علیہ السلام کو بخش دیا۔ بلاشبہ وہ اپنے توبہ کرنے والے بندوں کو بے حد بخشنے والا، ان پر نہایت رحم کرنے والا ہے۔

﴿١٦﴾ پھر موسیٰ علیہ السلام کی دعا کے بارے میں بات جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ انہوں نے اس دعا میں یہ بھی کہا: اے میرے رب! تو نے مجھے قوت و حکمت اور علم عطا کر کے مجھ پر جو احسان کیا ہے تو میں بھی اب ہرگز مجرموں کا ان کے جرموں میں مددگار نہیں بنوں گا۔

﴿١٧﴾ پھر جب موسیٰ علیہ السلام سے قبیلی کا قتل ہو گیا تو وہ صبح صبح ڈرتے ہوئے شہر میں خبر لینے کے لیے آئے کہ کیا صورت حال ہے تو دیکھا کہ جس شخص نے کل ان سے اپنے قبیلی دشمن کے خلاف مدد مانگی تھی، آج ایک اور قبیلی کے خلاف مدد کے لیے انہیں پکار رہا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس سے کہا: بلاشبہ تو تو نہایت گمراہ اور صاف بھٹکا ہوا شخص ہے۔

﴿١٨﴾ پھر جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنے اور اس اسرائیلی کے دشمن قبیلی کو پکڑنے کا ارادہ کیا تو اسرائیلی سمجھا کہ موسیٰ علیہ السلام مجھے پکڑنے لگے ہیں کیونکہ اس نے یہ بات سنی تھی کہ ”بلاشبہ تو تو نہایت گمراہ اور صاف بھٹکا ہوا شخص ہے“، تو اس نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: کیا تم چاہتے ہو کہ مجھے بھی اسی طرح قتل کر دو جس طرح تم نے کل ایک شخص کو قتل کیا تھا۔ تم تو بس یہ چاہتے ہو کہ لوگوں کو قتل کر کے اور ان پر ظلم ڈھا کر ملک میں سرکش بنو۔ تمہارا یہ ارادہ ہی نہیں تم مجھڑنے والوں کے درمیان صلح کرانے والے بنو۔

﴿٢٠﴾ جب یہ خبر پھیل گئی تو ایک شخص شہر کے پرلے کنارے سے دوڑتا ہوا آیا جسے ڈر تھا کہ موسیٰ علیہ السلام پکڑے جائیں گے۔ اس نے کہا: اے موسیٰ! قوم فرعون کے ڈیرے آپ کے قتل کا مشورہ کر رہے ہیں، لہذا آپ شہر سے نکل جائیں۔ بلاشبہ میں آپ کے خیر خواہوں میں سے ہوں۔ مجھے ڈر ہے کہ وہ آپ کو پکڑ کر قتل کر دیں گے۔

فوائد: ﴿١﴾ آداب دعا میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اپنے گناہ کا اعتراف کیا جائے۔

﴿٢﴾ قابل تعریف شکرگزار ہی وہ ہے جو بندے کو اپنے رب کی اطاعت پر آمادہ کرے اور اس کی معصیت و نافرمانی سے دور رکھے۔

﴿٣﴾ خیر خواہی میں جلدی کرنے کی اہمیت، بالخصوص جب اس کے ذریعے سے مومن کو ہلاکت سے بچانا مقصود ہو۔

فَخَرَجَ مِنْهَا خَائِفًا يَتَرَقَّبُ قَالَ رَبِّ نَجِّنِي مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٢١﴾
 وَلَمَّا تَوَجَّهَ تَلْقَاءَ مَدْيَنَ قَالَ عَسَى رَبِّي أَنْ يَهْدِيَنِي سَوَاءَ
 السَّبِيلِ ﴿٢٢﴾ وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةً مِّنَ
 النَّاسِ يَسْقُونَ هُ وَوَجَدَ مِنْ دُونِهِمُ امْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِ
 قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ۖ قَالَتَا لَا اسْتِغْنَىٰ حَتَّىٰ يُصَدِّقَ الرَّعَاءُ وَأَبُونَا
 شَيْخًا كَبِيرًا ﴿٢٣﴾ فَسَفَىٰ لَهُمَا ثُمَّ تَوَلَّىٰ إِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ إِنِّي
 لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ ﴿٢٤﴾ فَجَاءَتْهُ أَحَدُهُمَا تَشْتَمِي عَلَى
 اسْتِعْيَاءٍ قَالَتْ إِنَّ أَبِي يَدْعُوكَ لِيَجْزِيَكَ أَجْرًا مَا سَقَيْتَ لَنَا
 فَلَمَّا جَاءَهُ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقِصَصَ قَالَ لَا تَخَفْ نَبَوْتُ مِنَ
 الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ ﴿٢٥﴾ قَالَتْ أَحَدُهَا يَا بَتِ اسْتَاجِرُهُ إِنَّ خَيْرَ
 مِّنْ اسْتَاجِرَتِ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ ﴿٢٦﴾ قَالَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُنْكِحَكَ
 إِحْدَى ابْنَتِي هَاتَيْنِ عَلَىٰ أَنْ تَأْجُرَنِي ثَمَنِي حَبِجًّا فَإِنْ اتَّمَّتْ
 عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ وَمَا أُرِيدُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَلَيْكَ تُسَجِّدُنِي إِنْ
 شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿٢٧﴾ قَالَ ذَلِكَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ أَيَّمَا الْأَجَلِينَ
 قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ وَاللَّهُ عَلَىٰ مَا نَقُولُ وَكِيلٌ ﴿٢٨﴾

﴿21﴾ موسیٰ علیہ السلام نے اس خیر خواہ کی بات مانی اور ڈرتے ہوئے سن گن لیتے شہر سے نکل گئے۔ انھوں نے اپنے رب سے دعا کرتے ہوئے عرض کی: اے میرے رب! مجھے ظالم قوم سے نجات دلا کہ وہ مجھے کوئی نقصان نہ پہنچاسکیں۔

﴿22﴾ جب وہاں سے چل کر انھوں نے مدین کا رخ کیا تو کہا: مجھے امید ہے کہ میرا رب مجھے خیر کی راہ پر چلائے گا تو میں اس راہ سے نہیں بھگوں گا۔

﴿23﴾ جب وہ مدین کے پانی (کنوئیں) پر پہنچے جہاں سے وہ لوگ پانی لیتے تھے تو وہاں انھوں نے لوگوں کی ایک جماعت کو اپنے مویشیوں کو پانی پلاتے ہوئے پایا اور وہاں ان سے ہٹ کر دو لڑکیاں دیکھیں جو اپنی بکریوں کو پانی سے روکے کھڑی تھیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے ان سے پوچھا: تمہارا کیا معاملہ ہے، تم لوگوں کے ساتھ پانی نہیں پلاتیں؟ ان دونوں نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا: ہماری عادت یہ ہے کہ ہم رکی رہتی ہیں اور اس وقت تک پانی نہیں پلاتیں جب تک چرواہے پانی پلا کر واپس نہیں چلے جاتے تاکہ مردوں سے ہمارا میل جول نہ ہو اور ہمارے والد بہت بوڑھے ہیں، وہ پانی نہیں پلا سکتے۔ ہم مجبوراً اپنی بکریوں کو پانی پلانے کے لیے آتی ہیں۔

﴿24﴾ تب موسیٰ علیہ السلام کو ان پر ترس آیا تو انھوں نے ان کی بکریوں کو پانی پلا دیا، پھر سائے کا رخ کیا اور اس میں آرام کرنے لگے اور اپنے رب کے سامنے اپنی حاجت پیش کر کے اس سے ان الفاظ میں دعا کی: اے میرے رب! تو جو بھی بھلائی میری طرف اتارے، بلاشبہ میں اس کا محتاج ہوں۔

﴿25﴾ پھر جب وہ دونوں لڑکیاں گھر گئیں تو انھوں نے موسیٰ علیہ السلام کی خبر اپنے باپ کو دی۔ اس نے ان میں سے ایک کو بھیجا کہ اسے بلا لاؤ۔ سو وہ جیسا چلتی ہوئی ان کے پاس آئی۔ کہا: میرے والد آپ کو بلا رہے ہیں تاکہ آپ کو اس کی مزدوری دیں جو آپ نے ہماری بکریوں کو پانی پلایا ہے، چنانچہ جب موسیٰ علیہ السلام ان کے والد کے پاس آئے اور انھیں اپنی روداد سنائی تو اس نے انھیں تسلی دیتے ہوئے کہا: ڈریے مت، آپ ظالم قوم، یعنی فرعون اور اس

کے سرداروں سے نجات پا گئے ہیں کیونکہ مدین پر ان کی حکومت نہیں ہے، اس لیے وہ یہاں آپ کو کوئی تکلیف نہیں پہنچا سکتے۔

﴿26﴾ ان دونوں بیٹیوں میں سے ایک نے کہا: اباجی! آپ اسے مزدوری پر رکھ لیجئے تاکہ یہ ہماری بکریاں چرائے کیونکہ یہ اس قابل ہے کہ آپ اسے اجرت پر رکھیں، اس لیے کہ اس میں قوت اور امانت داری دونوں وصف موجود ہیں۔ یہ اپنی قوت سے وہ کام جو اس کے ذمے لگا کر لے گا اور اپنی امانت داری سے جس بات پر اسے امین بنایا گیا، اس کی حفاظت کرے گا۔

﴿27﴾ ان کے والد نے موسیٰ علیہ السلام کو مخاطب کر کے کہا: میں چاہتا ہوں کہ اپنی ان دونوں بیٹیوں میں سے ایک بیٹی کے ساتھ آپ کا نکاح کر دوں، اس شرط پر کہ اس کا مہر یہ ہوگا کہ آپ آٹھ سال تک ہماری بکریاں چرائیں۔ اگر آپ دس سال کی مدت پوری کر دیں تو یہ آپ کی طرف سے بطور احسان ہوگا، آپ پر لازم نہیں کیونکہ معاہدہ آٹھ سال ہی کا ہے۔ جو اس سے اوپر ہوگا، وہ آپ کی مرضی سے ہے اور میں نہیں چاہتا کہ آپ کو کسی ایسی چیز کا پابند کروں جس میں آپ کے لیے مشقت ہو۔ اگر اللہ نے چاہا تو آپ مجھے ضرور نیک لوگوں میں سے پائیں گے جو معاہدے پورے کرتے ہیں اور اپنے عہد توڑتے نہیں۔

﴿28﴾ موسیٰ علیہ السلام نے کہا: یہ بات میرے اور آپ کے درمیان پختہ ہو گئی کہ میں ان دونوں مدتوں آٹھ سال یا دس سال میں سے جس کے مطابق چاہوں، آپ کے لیے کام کروں۔ میں وعدہ وفا کرنے والا ہی تصور ہوں گا۔ آپ مجھ سے زیادہ کا مطالبہ نہیں کریں گے۔ ہم نے جو معاہدہ کیا ہے، اس پر اللہ تعالیٰ نگران ہے۔

فوائد: ﴿﴾ اللہ تعالیٰ کی طرف پناہ پکڑنا دنیا و آخرت کی نجات کا راستہ ہے۔ ﴿﴾ مسلمان خاتون کی حیا اس کی عزت و تکریم اور اس کے بلند مرتبہ ہونے کا سبب ہے۔

﴿﴾ مشورے میں خواتین کو شریک کرنا اور اگر اس کی رائے درست ہو تو اس پر اعتماد کرنا قابل تعریف امر ہے۔

﴿﴾ قوت اور امانت کسی بھی کامیاب اور ذمہ دار شخص کے دو بنیادی وصف ہیں۔

﴿﴾ کسی فائدہ و خدمت کو مہترار دینے کا جواز ہے۔

فَلَمَّا قَضَى مُوسَى الْأَجَلَ وَسَارَ بِأَهْلِهِ آنَسَ مِنْ جَانِبِ
الطُّورِ نَارًا قَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوا إِنِّي آنَسْتُ نَارًا أَلَعَلِّي آتِيكُمْ
مِّنْهَا بِخَبَرٍ أَوْ جَذْوَةٍ مِنَ النَّارِ لَعَلَّكُمْ تَصْطَلُونَ ﴿٢٩﴾

فَلَمَّا آتَتْهَا نُودِيَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْأَيْمَنِ فِي الْبُقْعَةِ
الْمُبْرَكَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ أَنْ يُّمُوسَى إِنِّي أَنَا اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ﴿٣٠﴾

وَأَنْ أَلْقِ عَصَاكَ فَلَمَّا رَآهَا تُهْتَزُّ كَانَتْهَا جَانٌّ وَوَلِي
مُدْبِرًا وَلَمْ يُعَقِّبْ يَمُوسَى أَقْبَلُ وَلَا تَخَفْ إِنَّكَ مِنَ
الْآمِنِينَ ﴿٣١﴾ أَسْلَكَ يَدَكَ فِي جَيْبِكَ فَنَخَّرَ بِيضًا مِنْ
غَيْرِ سُوءٍ نَّوَأْضَمُّمُ إِلَيْكَ جَنَاحَكَ مِنَ الرَّهْبِ فَذَكَرْنَا لَكَ
مِنْ رَبِّكَ إِلَى فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ أَنَّهُمْ كَانُوا قَوْمًا فَاسِقِينَ ﴿٣٢﴾

قَالَ رَبِّ إِنِّي قَتَلْتُ مِنْهُمْ نَفْسًا فَأَخَافُ أَنْ يُقَتِّلُونِ ﴿٣٣﴾

وَإِخِي هَارُونَ هُوَ أَفْضَلُ مِنِّي لِسَانًا فَأَرْسَلَهُ مَعِيَ رِدْءًا
يُصَدِّقُنِي إِنِّي أَخَافُ أَنْ يُكَذِّبُونِ ﴿٣٤﴾ قَالَ سَنُنَادُّ
عَصَاكَ بِأَخِيكَ وَنَجْعَلُ لَكَ مَسْلُطًا فَلَا يَصِلُونَ
إِلَيْكَ مَأْتِنًا إِنَّمَا أَمْرُهُمْ لِيُحْكَمَ وَلَمْ يَكُن لَّهُمْ فِيهِ حَاكِمَةٌ

﴿٢٩﴾ جب موسیٰ علیہ السلام نے دونوں مدتوں میں سے کامل ترین دس سال کی مدت پوری کی اور اپنے گھر والوں کو مدین سے مصر لے کر چلے تو انھوں نے کوہ طور کے دامن میں آگ دیکھی۔ اپنے گھر والوں سے کہا: تم یہاں ٹھہرو! میں نے آگ دیکھی ہے، ممکن ہے کہ میں وہاں سے تمہارے پاس کوئی خبر لاؤں یا آگ کا کوئی شعلہ لاؤں جس سے تم آگ جلا لو تا کہ تم سردی سے بچنے کے لیے اسے تاپ لو۔

﴿٣٠﴾ پھر جب موسیٰ علیہ السلام اس آگ کے پاس پہنچے جو انھوں نے دیکھی تھی تو ان کے رب سبحانہ و تعالیٰ نے انھیں اس وادی کے دائیں کنارے والی اس جگہ سے آواز دی جس کو اس نے موسیٰ علیہ السلام سے کلام کر کے برکت دی، آواز درخت سے آئی کہ اے موسیٰ! بلاشبہ میں اللہ ہی تمام مخلوقات کا رب ہوں۔

﴿٣١﴾ اور حکم دیا کہ اپنی لٹھی پھینکو۔ موسیٰ علیہ السلام نے فوراً اپنے رب کے حکم کی تعمیل میں اسے چھینک دیا، پھر جب اسے دیکھا کہ وہ سانپ کی طرح تیزی سے حرکت کر رہی ہے اور ہل چل رہی ہے تو وہ اس سے ڈرتے ہوئے بھاگ کھڑے ہوئے اور مڑ کر بھی نہ دیکھا۔ تب ان کے رب نے انھیں آواز دی: اے موسیٰ! آگے آؤ اور اس سے ڈرو مت۔ بلاشبہ تم ہر طرح سے امن میں ہو، اس سے بھی اور اس کے علاوہ ان چیزوں سے بھی جن سے تم ڈرتے ہو۔

﴿٣٢﴾ تم اپنا دایاں ہاتھ اپنی قمیص کے گریبان میں گردن کے قریب ڈالو تو وہ بغیر برص کے سفید چمکتا ہوا نکلے گا، چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے ہاتھ ڈالا تو وہ برف کی طرح سفید چمکتا ہوا نکلا۔ (حکم ہوا) اپنا ہاتھ اپنی طرف ملا لو تا کہ تمہارا خوف جاتا رہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے اسے اپنے ساتھ ملا یا تو ان کا خوف جاتا رہا۔ فرمایا: یہ دونوں مذکورہ معجزے، یعنی لٹھی اور ہاتھ دو دلیلیں ہیں جو تمہارے رب کی طرف سے فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف بھیجی گئی ہیں۔ بلاشبہ وہ لوگ کفر اور گناہ کر کے اللہ کی اطاعت سے نکل جانے والے ہیں۔

﴿٣٣﴾ موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے التماس کرتے ہوئے کہا: بلاشبہ میں نے ان کا ایک آدمی مارا ہے۔ اب مجھے خطرہ ہے کہ اگر میں انھیں وہ پیغام پہنچانے گیا جو مجھے دے کر بھیجا گیا ہے تو وہ مجھے اس مقتول کے بدلے میں قتل کر دیں گے۔

﴿٣٤﴾ میرا بھائی ہارون میری نسبت زیادہ فصاحت سے بات کرتا ہے، لہذا اسے میرے ساتھ میرا معاون بنا کر بھیج دے کہ اگر فرعون اور اس کی قوم مجھے جھٹلائے تو وہ میری تائید کرے۔ مجھے خدشہ ہے کہ وہ مجھے جھٹلا دیں گے جیسے مجھ سے پہلی امتوں کی عادت رہی ہے جن کی طرف رسول بھیجے گئے کہ انھوں نے انھیں جھٹلا دیا۔

﴿٣٥﴾ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کی دعا قبول کرتے ہوئے کہا: اے موسیٰ! ہم تیرے بھائی کو تیرے ساتھ مددگار رسول بنا کر ضرور تیرے ہاتھ مضبوط کریں گے۔ تم دونوں کے لیے غلبہ اور ہماری خاص تائید ہوگی، اس لیے وہ تمہارے ساتھ کوئی برا سلوک نہیں کر سکیں گے جو تمہیں ناگوار گزرے۔ ہماری ان نشانیوں کے باعث جو ہم نے تمہیں دے کر بھیجا ہے، تم اور تمہارے مومن پیروکار ہی غالب آنے والے ہیں۔

فوائد: ﴿١﴾ معاہدوں کی پاسداری اہل ایمان کی شان ہے۔

﴿٢﴾ اللہ تعالیٰ کا موسیٰ علیہ السلام سے کلام کرنا حقیقت پر مبنی اور ثابت ہے۔

﴿٣﴾ اللہ کی طرف دعوت دینے والے کو مددگار کی ضرورت ہوتی ہے۔

﴿٤﴾ داعی حضرات کے لیے فصاحت و بلاغت کی بڑی اہمیت ہے۔

﴿36﴾ پھر جب موسیٰ علیہ السلام ان کے پاس ہماری واضح آیات لے کر آئے تو انہوں نے کہا: یہ تو صرف گھڑا گھڑا جھوٹ ہے جسے موسیٰ (علیہ السلام) نے خود گھڑ لیا ہے اور ہم نے اپنے اگلے باپ دادوں کے زمانے میں کبھی یہ نہیں سنا۔

﴿37﴾ موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: میرا رب تعالیٰ اس حق والے کو خوب جانتا ہے جو اس کی طرف سے ہدایت لے کر آیا اور اسے بھی جانتا ہے جس کا انجام آخرت میں قابل تعریف ہوگا۔ بلاشبہ ظالم اپنے مقصد میں کامیاب ہوں گے نہ اس عذاب سے نجات پائیں گے جس سے ڈرتے ہیں۔

﴿38﴾ فرعون نے اپنی قوم کے سرداروں کو مخاطب کر کے کہا: اے سردارو! میں تو اپنے سوا کسی کو تمہارا معبود نہیں جانتا، لہذا اے ہامان! تو میرے لیے مٹی کو آگ پر پکوا۔ جب وہ سخت ہو جائے تو میرے لیے اس کا ایک عالی شان محل بنا۔ ہو سکتا ہے اس پر چڑھ کر میں موسیٰ کے معبود کو دیکھ سکوں۔ یقیناً میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ موسیٰ اپنے اس دعوے میں جھوٹا ہے کہ وہ اللہ کی طرف سے میرے لیے اور میری قوم کے لیے رسول بن کر آیا ہے۔

﴿39﴾ فرعون اور اس کے لشکروں نے سرزمین مصر میں ناحق تکبر کیا اور بلاوجہ ہی بڑے بنتے رہے اور انہوں نے دوبارہ اٹھائے جانے کا انکار کر دیا۔ وہ یہ سمجھ بیٹھے کہ قیامت کے دن حساب اور سزا کے لیے وہ ہماری طرف نہیں لوٹائے جائیں گے۔

﴿40﴾ سوہم نے اسے اور اس کے لشکروں کو پکڑ لیا، پھر ہم نے ان کو دریا میں پھینک کر ڈبو دیا حتیٰ کہ وہ سب ہلاک ہو گئے۔ اے رسول (ﷺ)! آپ غور و فکر کریں کہ ظالموں کا انجام اور خاتمہ کیسے ہوا۔ یقیناً انجام کار وہ ہلاک و تباہ کر دیے گئے۔

﴿41﴾ ہم نے انہیں سرکشوں اور گمراہوں کا امام و پیشوا بنا دیا جو کفر و گمراہی پھیلا کر آگ کی طرف بلا تے ہیں اور قیامت کے دن عذاب سے نکلنے کے لیے ان کی مدد نہیں کی جائے گی بلکہ بری روایت قائم کرنے اور گمراہی کی طرف دعوت دینے کی وجہ سے انہیں دگنا عذاب دیا جائے گا۔ ان پر ان کے اپنے اعمال کا بھی

فَلَمَّا جَاءَهُمْ مُوسَىٰ بِآيَاتِنَا بَيِّنَاتٍ قَالُوا مَا هَذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّفْتَرَىٰ وَمَا سَعَيْنَا بِهَذَا فِي آبَائِنَا الْأُولَىٰ ۗ وَقَالَ مُوسَىٰ رَبِّي أَعْلَمُ بِبَنِّ جَاءَ بِالْهُدَىٰ مِنْ عِنْدِهِ وَمَنْ تَكُونُ لَهُ عَاقِبَةُ الدَّارِ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ﴿٣٦﴾ وَقَالَ فِرْعَوْنُ يَا أَيُّهَا الْمَلَأُمَا عَلِمْتُ لَكُمْ مِنَ اللَّهِ غَيْرِي فَأَوْقِدْ لِي يَا هَامَانُ عَلَى الطِّينِ فَاجْعَلْ لِي صَرْحًا لَعَلِّي أَطَّلِعُ إِلَى اللَّهِ مُوسَىٰ وَإِنِّي لأظنُّهُ مِنَ الْكٰذِبِينَ ﴿٣٧﴾ وَاسْتَكْبَرَ هُوَ وَجُنُودُهُ فِي الْأَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ وَظَنُوا أَنَّهُمْ إِلَيْنَا لَا يُرْجَعُونَ ﴿٣٨﴾ فَأَخَذْنَاهُ وَجُنُودَهُ فَنَبَذْنَاهُمْ فِي الْيَمِّ ۗ فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الظَّالِمِينَ ﴿٣٩﴾ وَجَعَلْنَاهُمْ آيَةً يَدْعُونَ إِلَى التَّارِكِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَنْصُرُونَ ﴿٤٠﴾ وَاتَّبَعْنَاهُمْ فِي هَذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ هُمْ مِنَ الْمَقْبُوحِينَ ﴿٤١﴾ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ مِنْ بَعْدِ مَا أَهْلَكْنَا الْقُرُونَ الْأُولَىٰ بَصَائِرَ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَرَحْمَةً لَّعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٤٢﴾

بوجھ ہوگا اور ان لوگوں کے برے اعمال کا بھی جنہوں نے ان برے اعمال میں ان کی پیروی کی۔

﴿42﴾ ہم نے دنیا میں ان کی سزا میں اضافہ کرتے ہوئے ان کے پیچھے لعنت اور پھونکا رکھا دی اور قیامت کے دن بھی وہ اللہ کی رحمت سے دور کیے گئے بدحال اور قابل مذمت لوگوں میں ہوں گے۔

﴿43﴾ ہم نے ان سے پہلے لوگوں کی طرف رسول بھیجے تو انہوں نے ہمارے رسولوں کو جھٹلا دیا، پھر ان کے جھٹلانے کی وجہ سے ہم نے انہیں ہلاک کر دیا تو اس کے بعد ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو تورات عطا کی جس میں لوگوں کو ان کے فائدے کی چیزیں سمجھانے والی باتیں تھیں تاکہ وہ ان پر عمل کریں اور نقصان دینے والی چیزوں کا بیان تھا تاکہ وہ انہیں چھوڑ دیں۔ اس تورات میں ان کے لیے خیر کی راہنمائی تھی اور وہ رحمت تھی کہ اس میں دنیا و آخرت کی جھلائی تھی تاکہ وہ اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کے انعامات سے نصیحت حاصل کریں، اس کا شکر ادا کریں اور اس پر ایمان لائیں۔

فوائد: ﴿42﴾ کمزور اور فضول قسم کے شبہات سے حق کو ٹھکرانا سرکش لوگوں کا طریقہ ہے۔

﴿43﴾ حق کی پیروی میں تکبر بہت بڑی رکاوٹ ہے۔

﴿44﴾ تکبر کرنے والوں کو برے انجام تک پہنچانا رب العالمین کا دستور ہے۔

﴿45﴾ باطل کے بھی کئی پیشوا، امام اور داعی ہیں اور ان کی کئی شکلیں اور صورتیں ہیں۔

وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغُرْبِيِّ إِذْ قَضَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ الْأَمْرَ وَمَا
 كُنْتَ مِنَ الشَّاهِدِينَ ﴿٢٣﴾ وَلَكِنَّا أَنشَأْنَا قُرُونًا فَتَطَاوَلْ عَلَيْهِمُ
 الْعُمُرُ وَمَا كُنْتَ ثَاوِيًّا فِي أَهْلِ مَدْيَنَ تَتْلُو عَلَيْهِمُ آيَاتِنَا
 وَلَكِنَّا كُنَّا مُرْسِلِينَ ﴿٢٤﴾ وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الطُّورِ إِذْ نَادَيْنَا
 وَلَكِن رَّحْمَةً مِّن رَّبِّكَ لِتُنذِرَ قَوْمًا مَّا آتَتْهُمْ مِّن نَّذِيرٍ
 مِّن قَبْلِكَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٢٥﴾ وَلَوْ لَا أَن تُصِيبَهُمُ
 مُّصِيبَةٌ لِّمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ فَيَقُولُوا رَبَّنَا لَوْلَا أَرْسَلْتَ
 إِلَيْنَا رَسُولًا فَنَتَّبِعَ آيَاتِكَ وَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٢٦﴾ فَلَمَّا
 جَاءَهُمُ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِنَا قَالُوا لَوْلَا أَوْتِي مِثْلَ مَا
 أَوْتِيَ مُوسَىٰ أَوْ لَمْ يَكْفُرُوا بِمَا آوَتْهُ مُوسَىٰ مِنْ قَبْلُ
 قَالُوا سِحْرِن تَظَاهَرَ أَتَوَالُوا إِيَّاكَ بِكُلِّ كَفْرٍ مِّن
 قَوْلِ قَوْمِ الْأَيْكِيَّتِ مِّنْ عِنْدِ اللَّهِ هُوَ الْهُدَىٰ مِنْهُمَا أَتَّبَعُهُ
 إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٢٧﴾ فَإِنْ لَّمْ يَسْتَجِيبُوا لَكَ فَاعْلَمْ أَنَّهُمَا
 يُتَّبِعُونَ أَهْوَاءَهُمْ وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنِ اتَّبَعَ هَوَاهُ بِغَيْرِ
 هُدًى مِّنَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ ﴿٢٨﴾

﴿٢٤﴾ اور اے رسول (ﷺ)! آپ اس وقت پہاڑ (طور) کی مغربی جانب موجود نہیں تھے، یہ سمت موسیٰ علیہ السلام کے اعتبار سے ہے۔ جب ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو فرعون اور اس کے سرداروں کی طرف رسول بنا کر بھیجنے کا حتمی فیصلہ کیا۔ آپ اس وقت موجود نہیں تھے کہ آپ کو اس خبر کا علم ہوتا اور آپ اسے لوگوں کے سامنے بیان کرتے۔ آپ جو کچھ انھیں بتا رہے ہیں، وہ اللہ کی اس وحی کے ذریعے سے ہے جو آپ کی طرف کی گئی۔

﴿٢٥﴾ لیکن موسیٰ علیہ السلام کے بعد ہم نے بہت سی امتیں اور بے شمار مخلوقات پیدا کیں جن پر لمبی مدتیں گزر گئیں اور وہ اللہ سے کیے ہوئے وعدے بھول گئے۔ نہ آپ اہل مدین کے ساتھ رہتے تھے کہ ان کے سامنے ہماری آیتوں کی تلاوت کرتے بلکہ ہم ہی نے آپ کو اپنی طرف سے رسول بنایا اور پھر موسیٰ علیہ السلام کی اور ان کے مدین میں رہنے کی خبر آپ کی طرف وحی کی تو آپ نے اس بات کی خبر لوگوں کو دی جو اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی فرمائی۔

﴿٢٦﴾ نہ آپ اس وقت کوہ طور کے دامن میں تھے جب ہم نے موسیٰ کو آواز دی اور اس کی طرف جو وحی کی سوئی، حتیٰ کہ آپ اس کی خبر دیتے مگر یہ تیرے رب کی لوگوں پر رحمت ہے کہ ہم نے آپ کو بھیجا اور آپ کی طرف یہ خبر وحی کی تاکہ آپ اس قوم کو ڈرائیں جن کی طرف آپ سے پہلے کوئی ڈرانے والا رسول نہیں آیا تاکہ وہ نصیحت پکڑیں اور آپ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف سے جو دین لے کر آئے ہیں، وہ اس پر ایمان لائیں۔

﴿٢٧﴾ اگر یہ بات نہ ہوتی کہ ان کے کفر اور گناہوں کی وجہ سے ان پر آنے والے عذاب الہی کے موقع پر وہ اپنی طرف رسول نہ آنے کو بطور حجت پیش کرتے ہوئے کہیں گے کہ اے اللہ! تو نے ہماری طرف کوئی رسول کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیری آیات کی پیروی کرتے، ان پر عمل کرتے اور ہم بھی ان لوگوں میں شامل ہوتے جو اپنے رب پر ایمان لانے والے اور اس کے حکم پر عمل کرنے والے تھے تو ہم انھیں جلد سزا دے دیتے مگر ہم نے اسے ان سے اس لیے نالا تا کیا کہ ان کی طرف رسول بھیج کر ان کا عذر ختم کر دیں۔

﴿٢٨﴾ جب قریش کی طرف محمد (رسول اللہ ﷺ) اپنے رب کی طرف سے رسول بن کر آئے تو انھوں نے آپ ﷺ کے بارے میں یہودیوں سے پوچھا، چنانچہ انھوں نے ان کو یہ کہتی سنا لی اور کہا کہ محمد (رسول اللہ ﷺ) کو موسیٰ علیہ السلام کی طرح معجزات کیوں نہیں دیے گئے، جیسے ید بیضا اور عصا، جو اس بات کی دلیل ہوتے کہ وہ اپنے رب کی طرف سے رسول ہیں۔ اے رسول (ﷺ)! ان کا رد کرتے ہوئے کہیں: کیا یہودیوں نے اس کے ساتھ کفر نہیں کیا جو اس سے پہلے موسیٰ علیہ السلام کو یا گیا تھا اور کافروں نے تورات اور قرآن کے بارے میں کہا: یہ دونوں جادو ہیں جو ایک دوسرے کی تائید کرتے ہیں۔ انھوں نے یہ بھی کہا: ہم تورات اور قرآن دونوں کا انکار کرتے ہیں۔

﴿٢٩﴾ اے رسول (ﷺ)! ان لوگوں سے کہیں: تم اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل کی ہوئی کوئی کتاب لاؤ جو تورات اور قرآن سے زیادہ ہدایت والی ہو۔ اگر تم وہ لے آؤ تو میں اس کی پیروی کر لوں گا۔ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو کہ تورات اور قرآن جادو ہے (تو پھر ان سے زیادہ ہدایت والی کتاب لاؤ)۔

﴿٣٠﴾ پھر اگر قریش تورات اور قرآن سے زیادہ ہدایت والی کتاب لانے کی آپ کی بات قبول نہ کریں تو یقین کر لیں کہ ان دونوں کو وہ کسی دلیل کی بنیاد پر نہیں جھٹلا رہے۔ وہ صرف نفسانی خواہشات کی پیروی ہے۔ اور اس شخص سے بڑا گمراہ کوئی نہیں جو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی ہدایت کے بغیر محض نفسانی خواہش کی پیروی کرے۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس قوم کو رشد و ہدایت نہیں دیتا جو اللہ کے ساتھ کفر کر کے خود پر ظلم کرنے والی ہے۔

خواتین: رسول اکرم ﷺ سے علم غیب کی نفی، سوائے اس کے جس کی اللہ تعالیٰ آپ کو اطلاع کر دے۔ ﴿٣١﴾ لمبازمانہ گزر جانے پر علم کا مٹ جانا۔

﴿٣٢﴾ کافروں کو چیلنج دیا گیا ہے کہ وہ اس وحی سے زیادہ ہدایت والی چیز لائیں جو اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں کی طرف کرتا ہے۔

﴿٣٣﴾ کافروں کی گمراہی کا سبب نفسانی خواہشات کی پیروی ہے۔ کسی دلیل کی پیروی ان کی گمراہی کا سبب ہرگز نہیں۔

وَلَقَدْ وَصَلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُونَ ﴿٥١﴾ الَّذِينَ
 اتَيْنَهُمُ الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِهِ هُمْ بِهِ يُؤْمِنُونَ ﴿٥٢﴾ وَإِذْ آتَيْنَاهُمْ
 قَالُوا آمَنَّا بِهِ إِنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّنَا إِنَّا كُنَّا مِنْ قَبْلِهِ مُسْلِمِينَ ﴿٥٣﴾
 أُولَئِكَ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ بِمَا صَبَرُوا وَوَيَدْرُءُونَ
 بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ ﴿٥٤﴾ وَإِذْ أَسْمَعُوا
 اللَّغْوَ أَعْرَضُوا عَنْهُ وَقَالُوا لَنَا أَعْمَالُنَا وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ
 سَلِّمْ عَلَيْكُمْ لَا تَتَّبِعِيَ الْجَاهِلِينَ ﴿٥٥﴾ إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ
 أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ وَهُوَ أَعْلَمُ
 بِالْمُهْتَدِينَ ﴿٥٦﴾ وَقَالُوا إِنَّا تَتَّبِعِ الْهُدَى مَعَكَ نَتَّخِطُ
 مِنْ أَرْضِنَا وَأَوْكُنَّا لَهُمْ حَرَمًا آمِنًا يُجَبَىٰ إِلَيْهِ يُشْرَتُ
 كُلُّ شَيْءٍ رِزْقًا مِنْ لَدُنَّا وَلَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٥٧﴾
 وَكَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍ بَطَرَتْ مَعِيشَتَهَا فَبَلَغَتْ مُسْكِنَهُمْ
 لَمْ تَسْكُنْ مِنْ بَعْدِهِمْ إِلَّا قَلِيلًا وَكُنَّا نَحْنُ الْوَارِثِينَ ﴿٥٨﴾ وَ
 مَا كَانَ رَبُّكَ مُهْلِكَ الْقُرَىٰ حَتَّىٰ يَبْعَثَ فِي أُمَمٍ سُوِّلًا يَلْتَلُوا
 عَلَيْهِمُ آيَاتِنَا وَمَا كُنَّا مُهْلِكِي الْقُرَىٰ إِلَّا وَأَهْلُهَا ظَالِمُونَ ﴿٥٩﴾

﴿٥١﴾ اور ہم نے مشرکوں اور بنی اسرائیل کے یہودیوں کو سابقہ امتوں کے قصے مسلسل پہنچائے اور جب انھوں نے ہمارے رسولوں کو جھٹلایا تو ہم نے ان پر عذاب نازل نہ کیا، اس امید پر کہ شاید وہ ان قصوں سے نصیحت حاصل کریں اور ایمان لے آئیں تاکہ ان پر وہ عذاب نہ آئے جو ان (سے پہلے) لوگوں پر آیا۔

﴿٥٢﴾ جو لوگ نزول قرآن سے پہلے تورات پر ایمان لا کر اس پر ثابت قدم رہے، وہی قرآن پر ایمان لاتے ہیں کیونکہ وہ اپنی کتابوں میں قرآن کا تذکرہ اور اس کے اوصاف پاتے ہیں۔

﴿٥٣﴾ جب ان کے سامنے قرآن کی قراءت کی جاتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لائے۔ بلاشبہ یہ ایسا حق ہے جس میں کوئی شک نہیں، جو ہمارے رب کی طرف سے نازل کیا گیا ہے۔ بلاشبہ ہم اس قرآن سے پہلے بھی مسلمان تھے کیونکہ ہمارا اس پر ایمان تھا جو آپ ﷺ سے پہلے رسول لائے۔

﴿٥٤﴾ مذکورہ بالا صفات والے لوگوں کو اپنی کتاب پر ایمان لا کر اس پر کاربند رہنے اور پھر محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت کے وقت آپ پر ایمان لانے کے سبب اللہ تعالیٰ ان کے عملوں کا ثواب دو مرتبہ دے گا۔ وہ اپنے نیک اعمال کی اچھائی سے اپنے کیے ہوئے گناہ دور کرتے ہیں اور ہم نے جو رزق انھیں دیا ہے، وہ اس میں سے خیر اور بھلائی کے کاموں میں خرچ کرتے ہیں۔

﴿٥٥﴾ جب یہ اہل کتاب میں سے ایمان والے کوئی بے ہودہ بات سنتے ہیں تو اس کی طرف توجہ نہ دیتے ہوئے اس سے منہ پھیر لیتے ہیں اور وہ ایسی بات کرنے والوں سے مخاطب ہو کر کہتے ہیں: ہمارے لیے ہمارے عملوں کی جزا ہے اور تمہارے لیے تمہارے اعمال کا بدلہ۔ تم ہماری طرف سے گالیوں اور تکلیفوں سے محفوظ ہو اور ہم جاہلوں کی رفاقت اور ان کا ساتھ نہیں چاہتے کیونکہ اس میں دین و دنیا کا نقصان اور اذیت ہے۔

﴿٥٦﴾ اے رسول (ﷺ)! بلاشبہ آپ جسے چاہیں، ہدایت نہیں دے سکتے کہ اسے ایمان کی توفیق دیں، جیسے سردار ابوطالب

وغیرہ، بلکہ ایسا اللہ ہی جسے چاہے، ہدایت کی توفیق عطا کرتا ہے اور وہ خوب جانتا ہے کہ اس کے پیشگی علم کے مطابق سیدی راہ کی طرف ہدایت پانے والا کون ہے۔

﴿٥٧﴾ مکہ کے مشرکوں نے اسلام کی پیروی کرنے اور اس پر ایمان لانے سے معذرت کرتے ہوئے کہا: آپ جو اسلام لائے ہیں اگر ہم اس کی پیروی کر لیں تو ہمارے دشمن بہت جلد ہمیں ہماری سرزمین سے اچک لیں گے۔ کیا ہم نے ان مشرکوں کو ایسے حرم میں جگہ نہیں دی جس میں خون بہانا اور ظلم کرنا حرام ہے جہاں وہ دوسروں کے حملوں اور ان کی لوٹ کھسوٹ سے امن میں رہتے ہیں۔ ہر طرح کے پھل اس کی طرف کھینچے چلے آتے ہیں؟۔ یہ ہمارا رزق ہے جو ہم ان کی طرف لاتے ہیں لیکن ان کی اکثریت اپنے اوپر اللہ کے انعامات کو جانتی ہی نہیں کہ وہ ان پر اس کا شکر ادا کرے۔ ﴿٥٨﴾ کتنی ہی بستیوں ایسی ہیں جنھوں نے اپنے اوپر ہونے والی اللہ کی نعمتوں کی ناقدری کی اور گناہوں اور نافرمانیوں میں حد سے بڑھ گئیں تو ہم نے ان پر عذاب نازل کر کے انھیں ہلاک کر دیا۔ ان کی رہائش گاہیں ویران پڑی ہیں جہاں سے لوگ گزرتے ہیں جن میں سے بہت تھوڑی بستیوں کو ان کے باسیوں کے بعد چند راہ گز مسافروں کے سوا کسی نے آباد نہیں کیا بالآخر ہم ہی وارث بننے والے ہیں جو آسمانوں، زمین اور ان میں موجود ہر چیز کے وارث ہوں گے۔ ﴿٥٩﴾ اے رسول (ﷺ)! آپ کا رب بستیوں (والوں) کو اس وقت تک ہلاک نہیں کرتا جب تک ان میں سے کسی بڑی بستی میں اپنا کوئی رسول نہ بھیج دے جیسا کہ آپ کو ام القریٰ، یعنی مکہ مکرمہ میں بھیجا۔ ہم بستیوں کے باشندوں کو اس وقت تک ہلاک نہیں کرتے جب تک وہ حق پر قائم رہیں۔ ہم تو انھیں صرف تب ہلاک کرتے ہیں جب وہ کفر اور گناہ کے ظلم کرنے والے ہوں۔

نوائف: ﴿٥١﴾ اہل کتاب میں جو لوگ اللہ کے نبی محمد ﷺ پر ایمان لائے، ان کی فضیلت کا بیان اور یہ کہ ان کے لیے دہرا اجر ہے۔ ﴿٥٢﴾ ہدایت کی توفیق اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ یہ اختیار رسولوں وغیرہ کو نہیں ہے۔ ﴿٥٣﴾ حق کی پیروی امن کا باعث ہے، نہ کہ خوف کا سبب جیسا کہ مشرکوں کا دعویٰ ہے۔

﴿٥٤﴾ فرد اور معاشرے کے لیے خوشحالی اور مالداری نہایت خطرناک ہے۔

﴿٥٥﴾ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ وہ لوگوں کو اس وقت تک ہلاک نہیں کرتا جب تک ان کی طرف رسول بھیج کر ان پر حجت قائم نہ کر دے۔

وَمَا أَوْتَيْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَزِينَتُهَا وَمَا
عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ وَأَبْقَى أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴿٦٠﴾ آمَنَ وَعَدْنَاهُ وَعَدَا
حَسَنًا فَهَؤُلَاءِ قِيَاهُ كَمَنْ مَتَّعْنَاهُ مَتَاعَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ثُمَّ هُوَ
يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْمُحْضَرِينَ ﴿٦١﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ
شُرَكَاءِي الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ ﴿٦٢﴾ قَالَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ
الْقَوْلُ رَبَّنَا هَؤُلَاءِ الَّذِينَ أَغْوَيْنَا أَغْوَيْنَاهُمْ كَمَا غَوَيْنَا تَبَرَّأْنَا
إِلَيْكَ مَا كَانُوا إِلَّا نَارًا يَعْْبُدُونَ ﴿٦٣﴾ وَقِيلَ ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ
فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ وَرَأَوُا الْعَذَابَ لَوْ أَنَّهُمْ
كَانُوا يَهْتَدُونَ ﴿٦٤﴾ وَيَوْمَ يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ مَاذَا أَجَبْتُمُ
الْمُرْسَلِينَ ﴿٦٥﴾ فَعَمِيَتْ عَلَيْهِمُ الْأَنْبَاءُ يَوْمَئِذٍ فَهُمْ لَا
يَتَسَاءَلُونَ ﴿٦٦﴾ قَامًا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَعَسَىٰ أَنْ
يَكُونَ مِنَ الْمُفْلِحِينَ ﴿٦٧﴾ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ مَا
كَانَ لَكُمْ الْخَيْرَةُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَتَعَالَىٰ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٦٨﴾ وَرَبُّكَ يَعْلَمُ
مَا تَكْنُ صُدُورُهُمْ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٦٩﴾ وَهُوَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ لَهُ
الْحَمْدُ فِي الْأُولَىٰ وَالْآخِرَةِ وَلَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿٧٠﴾

جب مشرکوں نے حق کی پیروی نہ کرنے کا یہ عذر پیش کیا کہ اس طرح نہیں جنگ کی مشکلات اٹھانا پڑیں گی اور تجارت ختم ہونے کی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑے گا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں جواب دیتے ہوئے فرمایا:

﴿٦٠﴾ تمہارے رب نے تمہیں جو کچھ دیا ہے، وہ تو بس اتنا ہے کہ تم دنیا کی زندگی میں اس سے فائدہ اٹھاتے اور اس سے زیب و زینت حاصل کرتے ہو، پھر وہ ختم ہو جاتا ہے اور اللہ کے ہاں آخرت میں جو عظیم ثواب ہے، وہ دنیا کے اس معمولی ساز و سامان اور زیب و زینت سے بہت بہتر اور دیر پا ہے۔ کیا تم یہ بات سمجھتے نہیں کہ جو باقی رہنے والا ہے، اسے فنا اور ختم ہو جانے والے پر ترجیح دے سکو؟

﴿٦١﴾ کیا وہ شخص جس سے ہم نے آخرت میں جنت اور اس کی دائمی نعمتوں کا وعدہ کر رکھا ہے جن تک یہ لازمی طور پر پہنچ کر رہے گا، اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جسے ہم نے دنیاوی زندگی میں فائدہ اٹھانے کے لیے مال اور زیب و زینت دی، پھر آخر کار وہ قیامت کے دن جہنم کی طرف حاضر کیے جانے والے لوگوں میں سے ہوگا؟

﴿٦٢﴾ جس دن ان کا پاک پروردگار یہ کہتے ہوئے انہیں آواز دے گا: میرے وہ شریک کہاں ہیں جن کی تم میرے سوا عبادت کرتے تھے اور یہ دعویٰ کرتے تھے کہ وہ میرے شریک ہیں؟

﴿٦٣﴾ کفر کی طرف بلانے والے جن لوگوں پر عذاب واجب ہو چکا ہوگا، وہ کہیں گے: اے ہمارے رب! یہی ہیں وہ لوگ جنہیں ہم نے گمراہ کیا۔ ہم نے انہیں اسی طرح گمراہ کیا جیسا کہ ہم خود گمراہ تھے۔ ہم تیری بارگاہ میں ان سے الگ تھلگ ہونے کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ ہماری عبادت نہیں کرتے تھے۔ دراصل یہ شیطانوں کی عبادت کرتے تھے۔

﴿٦٤﴾ ان سے کہا جائے گا: بلاؤ اب اپنے ان شریکوں کو کہ وہ تمہیں اس ذلت سے بچائیں جس کا تمہیں سامنا ہے، تو وہ اپنے شریکوں کو بلائیں گے مگر وہ ان کی پکار کا جواب نہیں دیں گے۔ وہ اپنے

لیے تیار کیا گیا عذاب اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے تو خواہش کریں گے کہ کاش! انہوں نے دنیا میں حق کی راہ پکڑی ہوتی۔

﴿٦٥﴾ جس دن ان کا رب انہیں بلا کر ان سے پوچھے گا: جن رسولوں کو میں نے تمہاری طرف بھیجا تھا، تم نے انہیں کیا جواب دیا تھا؟

﴿٦٦﴾ اس دن ان سے ساری دلیلیں گم ہو جائیں گی اور انہیں کچھ یاد نہ رہے گا اور نہ وہ ایک دوسرے سے کچھ سوال کریں گے کیونکہ اس دن وہ ہولناک صدے کی لپیٹ میں ہوں گے، کیونکہ انہیں یقین ہو چکا ہوگا کہ وہ (جہنم کے) عذاب میں گرفتار ہونے والے ہیں۔

﴿٦٧﴾ ہاں، ان مشرکوں میں سے جس نے اپنے کفر سے توبہ کر لی اور اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لے آیا اور نیک عمل کیے تو وہ یقینی طور پر اپنے مقصد میں کامیاب ہوگا اور جس عذاب کا اسے ڈر ہے، اس سے نجات پا جائے گا۔

﴿٦٨﴾ اے رسول (ﷺ)! آپ کا رب جو پیدا کرنا چاہتا ہے، پیدا کرتا ہے اور جسے چاہے، اپنی نبوت و اطاعت کے لیے چن لیتا ہے۔ مشرکوں کو اللہ تعالیٰ پر اعتراض کرنے کا کوئی اختیار نہیں۔ اللہ تعالیٰ پاک اور بلند تر ہے ان شریکوں سے جن کی وہ اللہ کے ساتھ عبادت کرتے ہیں۔

﴿٦٩﴾ آپ کا رب اسے بھی جانتا ہے جسے ان کے سینے چھپاتے ہیں اور جسے وہ لوگ ظاہر کرتے ہیں۔ ان میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں اور وہ انہیں ضرور اس کی جزا اور بدلہ دے گا۔ ﴿٧٠﴾ وہی اللہ پاک ہے جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ اسی اکیلے کی تعریف ہے دنیا میں اور آخرت میں بھی اسی کی تعریف ہوگی۔ اسی کا فیصلہ نافذ ہونے والا ہے جسے کوئی رد کرنے والا نہیں۔ قیامت کے دن حساب کتاب اور جزا و سزا کے لیے تم اسی اکیلے کی طرف لوٹنا جاؤ گے۔

فوائد: ﴿٦٠﴾ عقل مند وہ ہے جو ہمیشہ باقی رہنے والی چیز کو فنا اور ختم ہو جانے والی پر ترجیح دیتا ہے۔ ﴿٦١﴾ توبہ اپنے سے پہلے کے تمام گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔ ﴿٦٢﴾ چن لینے کا اختیار اللہ کے پاس ہے نہ کہ اس کے بندوں کے پاس، اس لیے بندوں کو اس پر اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں۔ ﴿٦٣﴾ اللہ تعالیٰ کے علم نے بندوں کے ظاہر اور چھپے اعمال کا احاطہ کر رکھا ہے۔

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ الْآيِلَ سَرْمَدًا إِلَى يَوْمِ
الْقِيَامَةِ مِنَ إِلَهٍ غَيْرِ اللَّهِ يَأْتِيكُمْ بِضْيَاءٍ أَوْ لَاسَمْعُونَ ﴿٤١﴾
قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ جَعَلَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ الْهَارَ سَرْمَدًا إِلَى يَوْمِ
الْقِيَامَةِ مِنَ إِلَهٍ غَيْرِ اللَّهِ يَأْتِيكُمْ بِلَيْلٍ تَسْكُنُونَ فِيهِ أَفَلَا
تُبْصِرُونَ ﴿٤٢﴾ وَمِنْ رَحْمَتِهِ جَعَلَ لَكُمُ الْآيِلَ وَالنَّهَارَ لِتَسْكُنُوا
فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ ﴿٤٣﴾ وَيَوْمَ
يُنَادِيهِمْ فَيَقُولُ أَيْنَ شُرَكَاءِيَ الَّذِينَ كُنْتُمْ تَزْعُمُونَ ﴿٤٤﴾
وَتَزْعُمَانِ مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيدًا افْقُلْنَا هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ
فَعَلِمُوا أَنَّ الْحَقَّ لِلَّهِ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ﴿٤٥﴾
إِنَّ قَارُونَ كَانَ مِنْ قَوْمِ مُوسَى فَبَغَى عَلَيْهِمْ وَآتَيْنَاهُ
مِنَ الْكُنُوزِ مَا إِنَّ مَفَاتِحَهُ لَتَنُوءُ بِالْعُصْبَةِ أُولَى الْقُوَّةِ
إِذْ قَالَ لَهُ قَوْمُهُ لَا تَفْرَحْ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْفَرِحِينَ ﴿٤٦﴾
وَابْتَغِ فِيمَا آتَاكَ اللَّهُ الدَّارَ الْآخِرَةَ وَلَا تَنْسَ نَصِيبَكَ
مِنَ الدُّنْيَا وَأَحْسِنْ كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ
الْفُسَادَ فِي الْأَرْضِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْمُسْفِدِينَ ﴿٤٧﴾

7
15
10

394

﴿71﴾ اے رسول (ﷺ)! ان مشرکوں سے کہہ دیں: مجھے بتاؤ کہ اگر اللہ تعالیٰ تم پر ہمیشہ کے لیے رات ہی رات بنا دے جو قیامت تک ختم نہ ہو، تو اللہ کے سوا کون معبود ہے جو تمہارے لیے دن کی روشنی جیسی روشنی لائے؟ کیا تم یہ دلائل نہیں سنتے اور یہ نہیں جانتے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو تمہارے پاس یہ روشنی لاسکے؟

﴿72﴾ اے رسول (ﷺ)! ان سے کہہ دیں: مجھے بتاؤ کہ اگر اللہ تعالیٰ تم پر ہمیشہ قیامت تک دن ہی دن رکھے تو اللہ کے سوا کون معبود ہے جو تمہارے پاس رات لائے کہ دن بھر کے کام کی مشقت سے راحت پانے کے لیے تم اس میں آرام کر سکو؟ کیا تم ان آیات کو دیکھتے نہیں اور یہ جانتے نہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو یہ سب کچھ تمہارے پاس لاسکے؟

﴿73﴾ اے لوگو! یہ بھی اس پاک ذات کی رحمت ہے کہ اس نے تمہارے لیے رات کو تاریک بنایا تاکہ دن بھر کام کی تھکاوٹ کے بعد تم اس میں آرام کرو اور اس نے دن کو تمہارے لیے روشن بنایا تاکہ تم اس میں حصولِ رزق کی کوشش کرو تاکہ تم اپنے اوپر اللہ کی نعمتوں کی قدر کرو اور ان کی ناقدری نہ کرو۔

﴿74﴾ جس دن ان کا رب سبحانہ و تعالیٰ انہیں پکار کر کہے گا: کہاں ہیں میرے وہ شریک جن کی تم میرے سوا عبادت کرتے تھے اور دعویٰ کرتے تھے کہ وہ میرے شریک ہیں؟

﴿75﴾ ہم ہر امت سے اس کا نبی حاضر کریں گے جو اس امت کے کفر اور حق کو جھٹلانے کے بارے میں گواہی دے گا اور ہم ان امتوں میں سے جھٹلانے والوں کو کہیں گے: جس کفر اور حق کو جھٹلانے پر تم اڑے ہوئے تھے، اس کے دلائل اور ثبوت پیش کرو تو ان کی ساری دلیلیں ختم ہو جائیں گی اور انہیں یقین ہو جائے گا کہ حق، جس میں کوئی شک و شبہ نہیں، صرف اللہ کے لیے ہے اور اللہ تعالیٰ کے جو شریک وہ گھڑتے تھے، وہ سب ان سے غائب ہو جائیں گے۔

جب اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا کہ فرعون اپنے اقتدار کی وجہ سے

زمین میں سرکش ہوا، وہیں یہ بات بھی ذکر کی کہ قارون کی سرکشی کا سبب اس کا مال تھا، چنانچہ فرمایا:

﴿76﴾ بلاشبہ قارون، موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں سے تھا مگر اس نے ان پر تکبر کیا اور انہیں حقیر سمجھا۔ ہم نے اسے مال کے بے پناہ خزانے دے رکھے تھے حتیٰ کہ ان خزانوں کی چابیاں اتنی بھاری تھیں کہ لوگوں کی مضبوط جماعت انہیں مشکل سے اٹھاتی تھی۔ جب اس سے اس کی قوم نے کہا: اتر امت! اللہ تعالیٰ اترانے اور غرور کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا بلکہ ان سے نفرت کرتا ہے اور اس پر انہیں سزا دے گا۔

﴿77﴾ اللہ تعالیٰ نے جو اموال تجھے دیے ہیں، ان کے ذریعے سے آخرت کا ثواب تلاش کر کہ انہیں خیر کے کاموں میں خرچ کر اور کھانے پینے اور لباس وغیرہ کی صورت میں جو دنیاوی نعمتیں ہیں، ان میں بھی اپنا حصہ نہ بھول، لیکن ان میں فضول خرچی ہونے تکبر۔ تو اپنے رب کے ساتھ اور اس کے بندوں کے ساتھ اپنا معاملہ اچھا اور عمدہ رکھ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے ساتھ احسان کیا ہے۔ تو گناہوں کا ارتکاب کر کے اور اطاعت کے کام چھوڑ کر زمین میں فساد پھیلانے کا خواہش مند نہ بن۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ اس طرح زمین میں فساد پھیلانے والوں کو پسند نہیں کرتا بلکہ ان سے نفرت کرتا ہے۔

نوائف: دن اور رات کا بدل بدل کر آنا اللہ تعالیٰ کی ان نعمتوں میں سے ہے جن پر اس کا شکر ادا کرنا فرض ہے۔

سرکشی جس طرح اقتدار اور بادشاہت کے ساتھ ہوتی ہے، اسی طرح اس کا ایک سبب مال بھی ہے۔

خوشی کے موقع پر اترانا اور غرور کرنا ایسا گناہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ سخت ناراض ہوتا ہے۔

جس کے بارے میں ڈر ہو کہ وہ کسی فتنے کا شکار ہو جائے گا، اس کی خیر خواہی کرنا ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ زمین میں فساد پھیلانے والوں کا دشمن ہے۔

قَالَ إِنَّمَا أُوتِيْتُهُ عَلَىٰ عِلْمٍ عِنْدِي ۗ أَوَلَمْ يَعْلَم أَنَّ اللَّهَ قَدْ
 أَهْلَكَ مِنْ قَبْلِهِ مِنَ الْقُرُونِ مَنْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُ قُوَّةً وَأَكْثَرَ
 جَمْعًا وَلَا يَسْئَلُ عَنْ ذُنُوبِهِمُ الْمُجْرِمُونَ ﴿٨٧﴾ فَخَرَجَ عَلَىٰ قَوْمِهِ
 فِي زِينَتِهِ ۖ قَالَ الَّذِينَ يُرِيدُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا لِيَلْبِتَ لَنَا
 مِثْلَ مَا أُوتِيَ قَارُونُ إِنَّهُ لَذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ﴿٨٨﴾ وَقَالَ الَّذِينَ
 أُوتُوا الْعِلْمَ وَيَلَكُمْ ثَوَابُ اللَّهِ خَيْرٌ لِمَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا
 وَلَا يُلْقِيهِمُ اللَّهُ إِلَّا الضُّيُورَ ﴿٨٩﴾ فَخَسَفْنَا بِهِ وَبِدَارِهِ الْأَرْضَ فَمَا
 كَانَ لَهُ مِنْ فِئَةٍ يَنْصُرُونَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَمَا كَانَ مِنَ
 الْمُنْتَصِرِينَ ﴿٩٠﴾ وَأَصْبَحَ الَّذِينَ تَمَنَّوْا مَكَانَهُ بِالْأَمْسِ يَقُولُونَ
 وَيَسْئَلُ اللَّهُ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَشَاءُ مِنْ عِبَادِهِ وَيَقْدِرُ
 لَوْلَا أَنْ مَنَّ اللَّهُ عَلَيْنَا لَخَسَفَ بِنَا وَيُكَافِئُ لَآئِفِ
 الْكُفْرُونَ ﴿٩١﴾ تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا
 يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا ۗ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ﴿٩٢﴾
 مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ خَيْرٌ مِمَّا مَوَّءٌ وَمَنْ جَاءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا
 يُجْزَى الَّذِينَ عَمِلُوا السَّيِّئَاتِ إِلَّا مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٩٣﴾

78) قارون نے کہا: یہ سب مال مجھے میرے علم اور قوت کی بنیاد ہی پر دیے گئے ہیں اور میں ان کا حقدار ہوں۔ کیا قارون کو یہ پتا نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے پہلے امتوں میں سے انھیں بھی ہلاک کر دیا جو مال و دولت، قوت اور جمع پونجی میں اس سے بھی بڑھ کر تھے! پھر ان کی قوت ان کے کام آئی نہ ان کے مالوں نے انھیں فائدہ پہنچایا۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مجرموں سے ان کے گناہوں کے متعلق پوچھے گا بھی نہیں کیونکہ اسے ان کا اچھی طرح علم ہے۔ ان سے پوچھنا محض ڈانٹ ڈپٹ اور ملامت کرنے کے لیے ہوگا۔

79) پھر قارون اپنی شان و شوکت کا اظہار کرتے ہوئے اپنی پوری زیب و زینت کے ساتھ نکلا تو اس کے ساتھیوں میں سے جو دنیاوی زندگی کی زیب و زینت کے متوالے تھے، کہنے لگے: اے کاش! ہمیں بھی قارون کی طرح دنیاوی زینت و آرائش مل جاتی۔ قارون تو کتنے نصیب والا اور قسمت کا دھنی ہے۔

80) اور جن لوگوں کو علم سے نوازا گیا تھا، انھوں نے جب قارون کو پورے ٹھاٹھ باٹھ میں دیکھا اور اس کے ساتھیوں کی خواہش سنی تو کہا: تم پر افسوس! آخرت میں اللہ کا ثواب اور جو نعمتیں اس نے ایمان لانے اور نیک عمل کرنے والے کے لیے تیار کر رکھی ہیں۔ وہ اس دنیاوی ٹھاٹھ باٹھ سے جو قارون کو ملا ہے، بہت بہتر ہیں۔ یہ بات کہنے اور اس کے تقاضوں پر عمل کرنے کی توفیق صرف ان صبر کرنے والوں کو ملتی ہے جو دنیا کے ختم ہونے والے مال و متاع پر اس ثواب کو ترجیح دینے پر ڈٹے رہتے ہیں جو اللہ کے ہاں ہے۔

81) آخر کار ہم نے اس سے اس کی سرکشی کا بدلہ لینے کے لیے اسے اس کے عمل اور اس میں موجود ساز و سامان سمیت زمین میں دھنسا دیا اور اللہ کے مقابلے میں کوئی جماعت اس کی مدد کے لیے موجود نہ تھی اور نہ وہ خود اپنے آپ کو بچانے والوں میں سے ہو سکا۔

82) جو لوگ اس کے دھسنے سے پہلے کل تک اس جیسے مال اور

ٹھاٹھ باٹھ کی خواہش کر رہے تھے، آج حسرت کرتے ہوئے اور عبرت لیتے ہوئے کہہ رہے تھے: کیا ہمیں علم نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کا رزق چاہتا ہے، کھلا کرتا ہے اور ان میں سے جس کی روزی چاہتا ہے، تنگ کر دیتا ہے؟ اگر اللہ تعالیٰ کا ہم پر فضل نہ ہوتا کہ اس نے ہمیں ہماری بات کہنے پر سزا نہیں دی، تو یقیناً ہمیں بھی قارون کی طرح زمین میں دھنسا دیتا۔ بلاشبہ کافر کبھی کامیاب نہیں ہوتے، نہ دنیا میں اور نہ آخرت میں، بلکہ دونوں جہانوں میں ان کا انجام ناکامی ہی ہے۔

83) وہ آخرت کا گھر ہم ان لوگوں کے لیے ہی، بے عزت و تکبریم اور نعمتوں سے بھر پور بناتے ہیں جو زمین میں حق پر ایمان لانے اور اس کی پیروی کرنے سے تکبر کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے اور نہ اس میں فساد کی چاہت رکھتے ہیں۔ جنت کی نعمتوں اور اس میں ملنے والی اللہ کی خوشنودی کی صورت میں قابل تعریف انجام تو ان کا ہے جو اپنے رب کے حکم مان کر اور اس کے منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اس سے ڈرتے ہیں۔

84) جو شخص قیامت کے دن نماز، زکوٰۃ اور روزوں وغیرہ کی صورت میں نیکیاں لے کر آیا تو اس کے لیے ان نیکیوں سے بہتر جزا ہوگی، اس طرح کہ ایک نیکی کا بدلہ اس کے لیے دس گنا ہوگا اور جو قیامت کے دن کفر، سود اور زنا وغیرہ جیسی برائیاں لے کر آیا تو ان برائیاں کرنے والوں کو ان کے عمل کے مطابق بغیر کسی زیادتی کے بدلہ دیا جائے گا۔

نوائف: انسان میں جو بھی خیر اور بھلائی ہے اور اسے جو بھی نعمتیں میسر ہیں، ان سب کو پیدا کرنے اور مقدر کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

اہل علم ہی حکمت و دانائی والے اور فتنوں سے نجات پانے والے ہیں کیونکہ علم انسان کی صحیح سمت کی طرف راہنمائی کرتا ہے۔

زمین میں اونچائی، بڑائی، تکبر اور فساد پھیلانے کا انجام سراسر ہلاکت اور گھانا ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی وسعت اور اس کا عدل ہے کہ وہ مومن کے لیے نیکیاں کئی گنا بڑھا دیتا ہے اور کافر کے لیے اس کی برائیاں نہیں بڑھاتا۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی اطاعت سے بے نیاز ہے۔

إِنَّ الَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَىٰ مَعَادٍ
 قُلْ رَبِّي أَعْلَمُ مَنْ جَاءَ بِالْهُدَىٰ وَمَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ
 مُّبِينٍ ٥٥ وَمَا كُنْتَ تَرْجُو أَن يُلْقَىٰ إِلَيْكَ الْكِتَابُ
 إِلَّا رَحْمَةً مِّنْ رَبِّكَ فَلَا تَكُونَنَّ ظَهِيرًا لِلْكَافِرِينَ ٥٦
 وَلَا يَصُدُّكَ عَنْ آيَاتِ اللَّهِ بَعْدَ إِذْ أَنْزَلْتُ إِلَيْكَ
 وَالَّذِي فَرَضَ عَلَيْكَ الْقُرْآنَ لَرَادُّكَ إِلَىٰ مَعَادٍ
 مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا
 وَجْهَهُ لَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ٥٧

وَرَبُّكَ الْعَلِيمُ
 وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَهُوَ يَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 اللَّهُمَّ أَحْسِبِ النَّاسَ أَنْ يُشْرِكُوا أَنْ يَقُولُوا آمَنَّا وَهُمْ لَا
 يُفْتَنُونَ ٥٨ وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ
 الَّذِينَ صَدَقُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِينَ ٥٩ أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ
 يَعْمَلُونَ السَّيِّئَاتِ أَنْ نَسْبِقُونَهُمْ سَاءَ مَا يَحْكُمُونَ ٦٠ مَنْ كَانَ
 يَرْجُوا لِقَاءَ اللَّهِ فَإِنَّ أَجَلَ اللَّهِ لَآتٍ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ٦١

85 بلاشبہ جس نے آپ پر قرآن نازل کیا اور اس کی تبلیغ اور اس پر عمل کرنا آپ پر فرض کیا، وہ ضرور آپ کو فلاح بنا کر مکہ کی طرف لوٹائے گا۔ اے رسول (ﷺ)! مشرکوں سے کہہ دیں: میرا رب اسے بخوبی جانتا ہے جو ہدایت لایا ہے اور اسے بھی جو ہدایت اور حق سے (دور) کھلی گمراہی میں ہے۔

86 اے رسول (ﷺ)! آپ کو رسول بننے سے پہلے کبھی امید بھی نہ تھی کہ آپ پر اللہ کی طرف سے قرآن کی وحی آئے گی لیکن یہ اس پاک ذات کی رحمت کا تقاضا تھا کہ وہ آپ پر اسے نازل کرے، لہذا کافر جس گمراہی میں ہیں، آپ اس میں ان کی مدد ہرگز نہ کریں۔

87 یہ مشرک آپ کو اللہ کی آیتوں سے، جبکہ وہ آپ پر نازل ہو چکیں، ہرگز نہ پھیر دیں کہ آپ ان کی تلاوت اور تبلیغ چھوڑ بیٹھیں۔ آپ لوگوں کو اللہ پر ایمان لانے، اس کی توحید اور اس کی شریعت پر عمل کرنے کی دعوت دیتے رہیں اور ان مشرکوں میں سے ہرگز نہ ہوں جو اللہ کے ساتھ ساتھ دوسروں کی عبادت کرتے ہیں، بلکہ ان توحید پرستوں میں رہیں جو اکیلے اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے۔

88 اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی اور معبود کی عبادت نہ کرنا کیونکہ اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ ہر چیز فنا ہونے والی ہے سوائے اس پاک ذات کے چہرے کے۔ اسی اکیلے کے لیے فرماں روائی ہے۔ وہ جو چاہتا ہے، فیصلہ کرتا ہے۔ قیامت کے دن حساب اور جزا کے لیے تم اسی اکیلے کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

سورہ عنکبوت کی ہے۔

سورت کے بعض مقاصد: ابتلاء و آزمائش اور فتنوں کے وقت صبر و استقامت کا حکم دیا گیا ہے اور اس کا اچھا انجام بیان کیا گیا ہے۔

تفسیر: 1 ﴿اللَّهُمَّ﴾ اس طرح کے حروف مقطعات پر تفصیلی کلام سورہ بقرہ کے شروع میں گزر چکا ہے۔

2 کیا لوگوں نے یہ خیال کر لیا ہے کہ وہ صرف یہ کہنے پر کہ ”ہم اللہ پر ایمان لے آئے“ چھوڑ دیے جائیں گے اور ان کے اس

قول کی حقیقت کا امتحان نہیں ہوگا کہ کیا وہ سچے مومن ہیں؟ معاملہ اس طرح نہیں جیسے انھوں نے گمان کیا ہے۔

3 یقیناً ہم نے ان سے پہلے لوگوں کا امتحان لیا تھا اور یقیناً اللہ انھیں بھی ظاہر کر کے جان لے گا، اور تمہارے لیے واضح کر دے گا ان کی سچائی کو جو ان میں سے اپنے ایمان میں سچے ہیں اور ان کے جھوٹ کو جو ایمان میں جھوٹے ہیں۔

4 بلکہ کیا جو لوگ شرک وغیرہ جیسے گناہ کر رہے ہیں، وہ یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ہمیں بے بس کر دیں گے اور ہماری سزا سے بچ نکلیں گے؟ ان کا یہ فیصلہ نہایت بُرا ہے جو انھوں نے کیا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کو کبھی عاجز نہیں کر سکتے اور اگر وہ اپنے کفر پر مرے تو اس کی سزا سے بچ نہیں سکتے۔

5 جو کوئی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی امید رکھتا ہے تا کہ وہ اسے ثواب دے، اسے یہ جان لینا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا جو وقت مقرر کیا ہے، وہ بہت جلد آنے والا ہے اور وہی اپنے بندوں کے اقوال خوب سننے والا اور ان کے افعال اچھی طرح جاننے والا ہے۔ اس سے ان کی کوئی چیز چھپی نہیں ہوگی اور وہ ضرور ان پر انھیں بدلہ دے گا۔

نوائف: گمراہ لوگوں کی مدد کرنے کی ممانعت ہے۔

اللہ تعالیٰ کی توحید پر کاربند رہنے اور شرک سے دور رہنے کا حکم دیا گیا ہے۔

ایمان والوں کی آزمائش اور امتحان دستور الہی ہے۔

وَمَنْ جُهَدًا فَإِنَّمَا يَجَاهِدُ لِنَفْسِهِ إِنَّ اللَّهَ لَغَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ ٦ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَحْسَنَ الَّذِي الَّذِي كَانُوا يَعْمَلُونَ ٧ وَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا وَإِنْ جُهَدَاكَ لِشُرَكَائِي بِمَالٍ لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا ط إِلَىٰ مَرْجِعِكُمْ فَإِنِ بَيْنَكُمْ بِهَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ٨ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَنُدْخِلَنَّهُمْ فِي الصَّالِحِينَ ٩ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللَّهِ فَإِذَا أُوذِيَ فِي اللَّهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللَّهِ وَلَئِنْ جَاءَ نَصْرٌ مِّن رَّبِّكَ لَيَقُولُنَّ إِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ أَوْ لَيْسَ اللَّهُ بِأَعْلَمَ بِمَا فِي صُدُورِ الْعَالَمِينَ ١٠ وَلَيَعْلَمَنَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَيَعْلَمَنَّ الْمُنَافِقِينَ ١١ وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِلَّذِينَ آمَنُوا اتَّبِعُوا سَبِيلَنَا وَلنَحْمِلْ خَطِيئَتَكُمْ وَمَا هُمْ بِحَامِلِينَ مِنْ خَطِيئَتِهِمْ مِّن شَيْءٍ إِنَّهُمْ لَكَاذِبُونَ ١٢ وَلَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ وَأَثْقَالًا مَّعَ أَثْقَالِهِمْ وَلَيَسْئَلُنَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَمَّا كَانُوا يَفْتَرُونَ ١٣

جس نے اپنے نفس کو اطاعت پر لگانے اور گناہ سے دور رکھنے پر آمادہ کرنے کی بھرپور کوشش کی اور اللہ کی راہ میں جہاد کیا تو وہ اپنے ہی لیے کوشش کرتا ہے کیونکہ اس کا فائدہ اسی کی طرف لوٹنے والا ہے۔ اللہ تو تمام مخلوقات سے بے نیاز ہے۔ ان کی اطاعت سے اس کی شان بڑھتی ہے نہ ان کی نافرمانی سے اس کی شان میں کوئی کمی ہوتی ہے۔

جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے ہماری طرف سے آنے والی آزمائشوں پر صبر کیا، نیز انھوں نے نیک عمل کیے تو ہم ان کے نیک اعمال کے ساتھ ضرور ان کے گناہ مٹادیں گے اور آخرت میں ضرور انھیں ان کے اعمال کا بہت اچھا بدلہ دیں گے جو وہ دنیا میں کیا کرتے تھے۔

ہم نے ہر انسان کو تاکید کی ہے کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ نیکی اور حسن سلوک کرے۔ اے انسان! اگر تیرے والدین کوشش کریں کہ تو اسے میرے ساتھ شریک ٹھہرائے جس کے شریک ٹھہرانے کا تجھے علم نہیں، جیسا کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے ساتھ ان کی ماں کی طرف سے ہوا، تو اس معاملے میں ان کی بات نہیں مانتی کیونکہ مخلوق کی ایسی اطاعت جائز نہیں جس سے خالق کی نافرمانی ہوتی ہو۔ قیامت کے دن تم سب کو میری طرف لوٹنا ہے، پھر میں تمہیں بتاؤں گا جو دنیا میں تم عمل کرتے تھے اور ان کی جزا بھی تمہیں دوں گا۔

جو لوگ اللہ پر ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے تو ہم قیامت کے دن ضرور انہیں نیک لوگوں میں شامل کریں گے اور آخرت میں انہی کے ساتھ ان کو اٹھائیں گے اور انہی جیسا ثواب اور بدلہ دیں گے۔

بعض لوگ کہتے ہیں: ہم اللہ پر ایمان لائے، پھر جب کافر انہیں ان کے ایمان کی بدولت تکلیف پہنچاتے ہیں تو وہ ان کے اس عذاب کو اللہ کے عذاب جیسا قرار دیتے ہیں اور کافروں کے ساتھی بن کر ایمان سے مرتد ہو جاتے ہیں۔ اے رسول ﷺ! اگر آپ کو اپنے رب کی مدد حاصل ہو جائے تو وہ ضرور پکارا نہیں

گے: اے مومنو! ہم تو یقیناً ایمان پر تمہارے ساتھ تھے۔ کیا لوگوں کے دلوں میں جو کچھ ہے، اللہ تعالیٰ اس سے خوب واقف نہیں؟ ان کے دلوں میں موجود کفر اور ایمان اللہ سے چھپا ہوا نہیں۔ وہ اللہ کو اپنے دلوں کی بات کی کیا خبر دیں گے، حالانکہ وہ تو خود ان سے زیادہ جانتا ہے کہ ان کے دلوں میں کیا ہے؟

یقیناً اللہ تعالیٰ سچے مومنوں کو بھی اچھی طرح جانچ لے گا اور ان منافقوں کو بھی جان لے گا جو اپنے آپ کو ایمان والے ظاہر کرتے اور دلوں میں کفر چھپاتے ہیں۔ کافروں نے اکیلے اللہ پر ایمان لانے والوں سے کہا: تم ہمارے دین اور ہماری راہ کی پیروی کر لو، تمہارے گناہ ہم اٹھالیں گے اور ان کی جو سزا ہوگی وہ تمہارے بجائے ہم بھگتیں گے، حالانکہ وہ ان کے گناہوں میں سے کچھ بھی اٹھانے والے نہیں اور بلاشبہ وہ اپنی اس بات میں سراسر جھوٹے ہیں۔

جب اس بات کی نفی کی گئی کہ وہ دوسروں کے گناہ نہیں اٹھائیں گے تو اس سے یہ سمجھا جاسکتا تھا کہ جو کافر اپنی گمراہی کی طرف لوگوں کو دعوت دیتے ہیں، وہ اس دعوت کے سبب کسی زائد گناہ کے مرتکب نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل فرمان سے اس ابہام کو دور کر دیا:

باطل کی طرف دعوت دینے والے پر مشرک یقیناً اپنے گناہ بھی اٹھائیں گے جو انھوں نے کیے اور ساتھ ان لوگوں کے گناہ بھی ضرور اٹھائیں گے جنھوں نے ان کی دعوت کی پیروی کی، تاہم ان کی پیروی کرنے والوں کے گناہوں میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ قیامت کے دن ان ساری جھوٹی باتوں کے بارے میں ان سے ضرور پوچھا جائے گا جو وہ دنیا میں گھڑتے تھے۔

نوائف: نیک اعمال کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ گناہ مٹاتا ہے۔ والدین کے ساتھ حسن سلوک کے واجب ہونے کی تاکید کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ پر ایمان کا تقاضا ہے کہ اس کی راہ میں آنے والی تکلیفوں پر صبر کیا جائے۔

جس نے کوئی برا طریقہ جاری کیا تو اس کے ذمے اس کے اپنے گناہ کے علاوہ ان لوگوں کے گناہ بھی ہوں گے جنھوں نے اس پر عمل کیا، اس طرح کہ ان پیروی کرنے والوں کے گناہوں میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ جو شخص حالت کفر میں مرا، اس پر جنت کا داخلہ حرام ہے۔

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ
 إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا فَأَخَذَهُمُ الطُّوفَانُ وَهُمْ ظَالِمُونَ ﴿١٤﴾
 فَأَنْجَيْنَاهُ وَأَصْحَابَ السَّفِينَةِ وَجَعَلْنَاهَا آيَةً لِلْعَالَمِينَ ﴿١٥﴾
 وَإِبْرَاهِيمَ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ ذَلِكُمْ
 خَيْرٌ لَّكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿١٦﴾ إِنَّمَا تَعْبُدُونَ مِنْ
 دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا وَتَخْلُقُونَ إِفْكًا إِنَّ الَّذِينَ
 تَعْبُدُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَمْلِكُونَ لَكُمْ رِزْقًا فَابْتَغُوا
 عِنْدَ اللَّهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوهُ وَاشْكُرُوا لَهُ إِلَيْهِ
 تُرْجَعُونَ ﴿١٧﴾ وَإِنْ تُكَذِّبُوا فَقَدْ كَذَّبَ أُمَمٌ مِّنْ
 قَبْلِكُمْ وَمَا عَلَى الرَّسُولِ إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ﴿١٨﴾
 أَوَلَمْ يَرَوْا كَيْفَ يُبْدِئُ اللَّهُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ
 إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ ﴿١٩﴾ قُلْ سِيرُوا فِي الْأَرْضِ
 فَانظُرُوا كَيْفَ بَدَأَ الْخَلْقَ ثُمَّ اللَّهُ يُنشِئُ
 النَّشْأَةَ الْآخِرَةَ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٠﴾
 يُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَيَرْحَمُ مَنْ يَشَاءُ وَإِلَيْهِ تُقْلَبُونَ ﴿٢١﴾

﴿١٤﴾ ہم نے نوح علیہ السلام کو ان کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا تو وہ نو سو پچاس سال ان میں رہے اور انھیں اللہ کی توحید کی طرف بلائے رہے مگر انھوں نے انھیں جھٹلایا اور اپنے کفر پر اڑے رہے، پھر انھیں طوفان نے آپکڑا جبکہ وہ اللہ کے ساتھ کفر کرنے اور اس کے رسولوں کو جھٹلانے کی وجہ سے ظالم تھے، چنانچہ وہ سب پانی میں ڈبو کر ہلاک کیے گئے۔

﴿١٥﴾ پھر ہم نے نوح علیہ السلام اور ان کے ساتھ کشتی میں سوار اہل ایمان کو ڈوب کر ہلاک ہونے سے بچالیا اور ہم نے اس کشتی کو لوگوں کے لیے عبرت بنا دیا جس سے وہ نصیحت حاصل کرتے ہیں۔
 ﴿١٦﴾ اے رسول (ﷺ)! ابراہیم علیہ السلام کا قصہ ذکر کریں جب انھوں نے اپنی قوم سے کہا: تم اکیلے اللہ کی عبادت کرو اور اس کے حکم مان کر اور منع کیے ہوئے کاموں سے رک کر اس کی سزا سے ڈرو۔ یہ حکم جو تمھیں دیا جا رہا ہے، تمھارے لیے بہت بہتر ہے اگر تم اسے جان لو۔

﴿١٧﴾ اے مشرک! تم تو بس بتوں کی عبادت کرتے ہو جو نہ نفع دیتے ہیں نہ نقصان۔ تم انھیں عبادت کا حقدار سمجھ کر جھوٹ گھڑتے ہو۔ بلاشبہ جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو، وہ تمھاری روزی کے مالک نہیں کہ تمھیں روزی دے سکیں، لہذا اللہ ہی سے روزیاں مانگو کیونکہ وہی بہت زیادہ رزق دینے والا ہے۔ اسی اکیلے کی عبادت کرو اور رزق کی صورت میں اس نے تم پر جو انعامات کیے ہیں، ان پر اس کا شکر ادا کرو۔ تمھیں حساب اور جزا کے لیے قیامت کے دن اسی اکیلے کی طرف لوٹایا جائے گا، تمھارے بتوں کی طرف نہیں۔

﴿١٨﴾ اے مشرک! اگر تم اسے جھٹلاؤ جو محمد (رسول اللہ ﷺ) لائے ہیں تو تم سے پہلی امتوں نے بھی جھٹلایا تھا، جیسے: قوم نوح، عاد اور ثمود۔ رسول کے ذمے تو صرف صاف صاف پہنچا دینا ہے اور اس کے رب نے اسے جو کچھ تمھیں پہنچانے کا حکم دیا ہے، اس نے یقیناً وہ تمھیں پہنچا دیا ہے۔

﴿١٩﴾ کیا ان جھٹلانے والوں نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ پہلی بار

مخلوق کس طرح پیدا کرتا ہے، پھر اسے فنا کرنے کے بعد اس کا اعادہ کرے گا؟ بلاشبہ یہ اللہ کے لیے بہت آسان ہے۔ وہ قادر ہے، اسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی۔

﴿٢٠﴾ اے رسول (ﷺ)! ان دو بارہ اٹھائے جانے کو جھٹلانے والوں سے کہیں: زمین میں چلو پھرو اور غور و فکر کرو کہ اللہ نے کس طرح ابتدا میں انسان کو پیدا کیا، پھر اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان کی موت کے بعد اٹھانے اور حساب لینے کے لیے دوبارہ زندگی عطا کرے گا۔ بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے، اسے کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی، اس لیے جس طرح وہ لوگوں کو پہلی بار پیدا کرنے سے عاجز نہیں، اسی طرح لوگوں کو دوبارہ اٹھانے سے بھی عاجز نہیں۔

﴿٢١﴾ وہ اپنی مخلوق میں سے جسے چاہے، اپنے عدل و انصاف سے عذاب دے اور اپنی مخلوق میں سے جس پر چاہے، اپنے فضل و کرم سے رحم کرے اور تم قیامت کے دن حساب کتاب کے لیے اس اکیلے ہی کی طرف لوٹائے جاؤ گے جب وہ حساب کتاب کے لیے تمھیں زندہ کر کے تمھاری قبروں سے اٹھائے گا۔

خوائف: بت روزی کے مالک نہیں ہیں، اس لیے وہ عبادت کے حق دار بھی نہیں۔

﴿﴾ رزق صرف اللہ تعالیٰ سے مانگنا چاہیے جو رزق کا مالک ہے۔

﴿﴾ مخلوق کی ابتدا دوبارہ اٹھائے جانے کی دلیل ہے۔

وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَمَا
لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ ﴿٢٢﴾ وَالَّذِينَ
كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ وَلِقَائِهِ أُولَئِكَ يَسْأَوْنَ رَحْمَتِي
وَأُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٢٣﴾ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ
إِلَّا أَنْ قَالُوا اقْتُلُوهُ أَوْ حَرِّقُوهُ فَأَنْجَاهُ اللَّهُ مِنَ النَّارِ
إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ ﴿٢٤﴾ وَقَالَ إِنَّمَا اتَّخَذْتُمْ
مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْثَانًا كَمَوَدَّةِ بَيْنِكُمْ فِي الْحَيَاةِ
الدُّنْيَا ثُمَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ
وَيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا وَمَأْوَاكُمُ النَّارُ وَمَا لَكُمْ
مَنْ تَصْرِيفٌ ﴿٢٥﴾ فَمَنْ لَهُ لُوطٌ وَقَالَ إِنِّي مُهَاجِرٌ
إِلَى رَبِّي إِنَّهُ هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٢٦﴾ وَوَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ
وَيَعْقُوبَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِ النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ
وَأَتَيْنَاهُ أَجْرَهُ فِي الدُّنْيَا وَإِنَّهُ فِي الْآخِرَةِ لَمِنَ
الصَّالِحِينَ ﴿٢٧﴾ وَلُوطٌ إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ
الْفَاحِشَةَ مِمَّا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِنَ الْعَالَمِينَ ﴿٢٨﴾

﴿٢٢﴾ تم اپنے رب سے چھوٹ جانے والے ہو نہ اس کی سزا سے بچ کر زمین و آسمان میں کہیں جا سکتے ہو۔ اللہ کے سوا تمہارا کوئی کارساز نہیں جو تمہارے معاملے کا والی ہو اور نہ اللہ کے سوا تمہارا کوئی مددگار ہے جو تم سے اس کا عذاب دور کر دے۔

﴿٢٣﴾ جن لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی آیات کا انکار کیا اور قیامت کے دن اس کی ملاقات کے منکر ہوئے، وہی لوگ میری رحمت سے ناامید ہو چکے ہیں، لہذا وہ اپنے کفر کی وجہ سے کبھی جنت میں داخل نہیں ہوں گے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے جو آخرت میں ان کا انتظار کر رہا ہے۔

﴿٢٤﴾ جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم کو اکیلے اللہ کی عبادت کرنے اور اس کے سوا بتوں کی عبادت چھوڑنے کا حکم دیا تو ان کا جواب بس یہی تھا کہ اپنے معبودوں کا بدلہ لینے کی خاطر اسے قتل کر دیا آگ میں ڈال دو۔ آخر اللہ تعالیٰ نے انہیں آگ سے بچا لیا۔ بلاشبہ آگ میں ڈالے جانے کے بعد ابراہیم علیہ السلام کو اس سے بچانے میں ایمان لانے والوں کے لیے یقیناً بہت سی عبرتیں ہیں کیونکہ وہی عبرتوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

﴿٢٥﴾ ابراہیم علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا: بلاشبہ تم نے جن بتوں کو معبود بنایا ہے، ان کی عبادت تم صرف اس لیے کرتے ہو کہ دنیا کی زندگی میں تمہارے آپس کے تعارف اور تمہاری محبت اور دوستی کا انحصار ان کی عبادت پر ہے، پھر قیامت کے دن تمہاری یہ آپس کی دوستی ٹوٹ جائے گی اور عذاب دیکھ کر تم ایک دوسرے سے براءت (الگ تھلگ ہونے) کا اظہار کرو گے اور ایک دوسرے پر لعنت بھیجو گے۔ تمہارا ٹھکانا جس کی طرف تم لوٹو گے، آگ ہے۔ تمہارے کوئی مددگار نہ ہوں گے جو تمہیں اللہ کے عذاب سے بچا سکیں، نہ تمہارے بت جن کی تم اللہ کے سوا عبادت کرتے ہو اور نہ ان کے علاوہ کوئی دوسرا۔

﴿٢٦﴾ سلوٹ علیہ السلام نے ایمان لائے اور ابراہیم علیہ السلام نے کہا: میں اپنے رب کے لیے شام (فلسطین) کی مبارک سرزمین کی طرف ہجرت کرنے والا ہوں، بلاشبہ وہ ایسا غالب ہے جو کبھی مغلوب

نہیں ہوتا اور اس کی طرف ہجرت کرنے والا کبھی ذلیل نہیں ہوتا۔ وہ اپنی تقدیر اور تدبیر میں کمال حکمت والا ہے۔

﴿٢٧﴾ اور ہم نے ابراہیم علیہ السلام کو اسحاق اور ان کا بیٹا یعقوب عطا فرمایا اور ہم نے نبوت اور اللہ کی طرف سے نازل ہونے والی کتابیں انہی کی اولاد میں خاص کر دیں۔ ہم نے انہیں حق پر ڈٹ جانے کا بدلہ دنیا میں یہ دیا کہ ان کی اولاد نیک بنادی اور انہیں اچھی شہرت عطا کی اور آخرت میں انہیں نیکوں والی جزا ضرور ملے گی۔ دنیا میں انہیں جو کچھ ملا، اس سے اس قیمتی ثواب اور بدلے میں کمی نہیں ہوگی جو آخرت میں ان کے لیے تیار کیا گیا ہے۔

﴿٢٨﴾ اے رسول (ﷺ)! لوط علیہ السلام کا ذکر بھی کریں جب انہوں نے اپنی قوم سے کہا: بلاشبہ تم ایسے گناہ کرنے والے اور برے گناہ کا ارتکاب کرتے ہو کہ تم سے پہلے دنیا جہان والوں میں سے کسی نے ایسا گناہ نہیں کیا۔ تم ہی اس گناہ کے سب سے پہلے موجد ہو جس سے انسان کی نیک فطرت گھن کھاتی ہے۔

خواتم: جنت کا داخلہ اس پر حرام ہے جو کفر پر مرے۔

اللہ تعالیٰ کی اپنے نیک بندوں پر خصوصی نوازش کہ وہ انہیں ان کے دشمنوں کے کفر و فریب سے نجات دیتا ہے۔

اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے کی بڑی فضیلت ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ہاں ابراہیم علیہ السلام اور آپ کی آل اولاد کی عظیم قدر و منزلت اور مقام و مرتبہ بیان کیا گیا ہے۔

دنیا میں نیکوں کا بعض اجر جلدی ملنے کے معنی یہ نہیں کہ آخرت میں ثواب میں کمی واقع ہوگی۔

اِبْتِكُمْ لَتَأْتُونَ الرِّجَالَ وَتَقْطَعُونَ السَّبِيلَ ۗ وَتَأْتُونَ
 فِي نَادِيكُمْ الْمُنْكَرَ فَمَا كَانَ جَوَابَ قَوْمِهِ إِلَّا أَنْ قَالُوا
 ائْتِنَا بِعَذَابِ اللَّهِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿٢٩﴾ قَالَ رَبِّ
 انصُرْنِي عَلَى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِينَ ﴿٣٠﴾ وَلَمَّا جَاءَتْ رُسُلُنَا
 إِبْرَاهِيمَ بِالْبَشْرَىٰ قَالُوا إِنَّا مَهْلِكُوكُمْ أَهْلَ هَذِهِ
 الْقَرْيَةِ إِنَّ أَهْلَهَا كَانُوا ظَالِمِينَ ﴿٣١﴾ قَالَ إِنَّ فِيهَا
 لُوطًا قَالُوا نَحْنُ أَعْلَمُ بِمَنْ فِيهَا النَّجِيَّةُ وَأَهْلَهُ
 إِلَّا امْرَأَتَهُ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ ﴿٣٢﴾ وَلَمَّا أَنْ جَاءَتْ
 رُسُلُنَا لُوطًا سِئِمًا بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالُوا
 لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ إِنَّا مُنْجُوكَ وَأَهْلَكَ إِلَّا
 امْرَأَتَكَ كَانَتْ مِنَ الْغَابِرِينَ ﴿٣٣﴾ إِنَّا مُنْزِلُونَ عَلَىٰ أَهْلِ
 هَذِهِ الْقَرْيَةِ رِجْزًا مِنَ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ ﴿٣٤﴾
 وَقَدْ تَرَكْنَا مِنْهَا آيَةً بَيِّنَةً لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ ﴿٣٥﴾ وَالِى
 مَدْيَنَ أَخَاهُمْ شُعَيْبًا فَقَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَ
 ارْجُوا الْيَوْمَ الْآخِرَ وَلَا تَعْتَوُوا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿٣٦﴾

29) کیا تم اپنی شہوت پوری کرنے کے لیے مردوں کی پیٹھ
 استعمال کرتے ہو اور مسافروں کے لیے راستے بند کرتے ہو حتیٰ
 کہ تمھاری اس بے حیائی کے کام کی وجہ سے ڈرتے ہوئے کوئی
 تمھارے پاس سے نہیں گزرتا۔ تم اپنی عام مجلسوں میں بے حیائی
 کے کام کرتے ہو، جیسے بے لباس اور ننگا ہونا اور گزرنے والے کو
 قول و فعل کے ذریعے سے تکلیف پہنچانا؟ چنانچہ انھوں نے جب
 اپنی قوم کو برے کاموں سے منع کیا تو اس کے بعد قوم کا انھیں
 ایک ہی جواب تھا: اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو اللہ تعالیٰ کا وہ
 عذاب لے آؤ جس کی تم ہمیں دھمکیاں دیتے ہو۔

30) قوم کی سرکشی اور عذاب کا مذاق اڑاتے ہوئے اس کے
 نزول کے مطالبے کے بعد لوط علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کرتے
 ہوئے عرض کی: اے میرے رب! میری اس قوم کے خلاف مدد
 فرما جو کفر اور نہایت گھناؤنے گناہوں کو رواج دے کر زمین میں
 فساد پھیلا رہی ہے۔

31) جب ہمارے بھیجے ہوئے فرشتے ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے
 تو انھوں نے انھیں اسحاق علیہ السلام اور ان کے بعد ان کے بیٹے
 یعقوب علیہ السلام کی خوشخبری سناتے ہوئے کہا: ہم قوم لوط کی بستی سدوم
 کے رہنے والوں کو ہلاک کرنے والے ہیں۔ بلاشبہ وہاں کے رہنے
 والے بے حیائی کے جو کام کرتے ہیں، اس وجہ سے وہ ظالم ہیں۔

32) ابراہیم علیہ السلام نے فرشتوں سے کہا: یہ بستی جس کے باشندوں کو
 ہلاک کرنے کا تمھارا ارادہ ہے، وہاں لوط علیہ السلام بھی ہیں اور وہ
 ظالموں میں سے نہیں۔ فرشتوں نے کہا: وہاں جو ہیں ہم انھیں
 بخوبی جانتے ہیں۔ جو تباہی اس بستی والوں پر آنے والی ہے، ہم
 اس سے لوط علیہ السلام اور ان کے گھر والوں کو ضرور بچالیں گے سوائے
 ان کی بیوی کے، وہ پیچھے رہنے اور ہلاک ہونے والوں کے ساتھ
 ہوگی، لہذا اسے ہم ان کے ساتھ ہی ہلاک کر دیں گے۔

33) جن فرشتوں کو ہم نے قوم لوط کو ہلاک کرنے کے لیے بھیجا،
 جب وہ لوط علیہ السلام کے پاس آئے تو انھیں ان کا آنا ناگوار گزرا اور
 ان کے بارے میں قوم کی خباثت کے ڈر کی وجہ سے وہ غمگین

ہو گئے۔ فرشتے مردوں کی شکل میں ان کے پاس آئے تھے، اس لیے انھیں قوم کی بدتمیزی کا خوف تھا کیونکہ وہ عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے اپنی شہوت پوری کرتے تھے۔ فرشتوں نے ان سے
 کہا: ڈریے مت، آپ کی قوم کسی برے ارادے سے آپ کے قریب بھی نہیں آسکے گی اور ہم نے آپ کو ان کی ہلاکت کی جو خبر دی ہے، اس پر آپ غمگین نہ ہوں۔ بلاشبہ ہم آپ کو اور آپ کے
 اہل خانہ کو ہلاکت سے بچالیں گے، سوائے آپ کی بیوی کے، وہ پیچھے رہنے اور ہلاک ہونے والوں میں ہوگی، لہذا اسے ہم ان کے ساتھ ہی ہلاک کر دیں گے۔

34) ہم اس بستی پر کھنگر کے پتھروں کی شکل میں آسمانی عذاب نازل کرنے والے ہیں جس کے باشندے بے حیائی کے کام کرتے ہیں۔ یہ سزا انھیں اللہ کی اطاعت سے سرکشی کر کے نہایت بے
 حیائی کے کام کرنے کی وجہ سے ہے اور وہ بے حیائی عورتوں کو چھوڑ کر مردوں سے شہوت پوری کرنا ہے۔

35) ہم نے جس بستی کو ہلاک کیا، اس میں عقل والوں کے لیے بڑی واضح نشانی چھوڑی کیونکہ عقل والے ہی نشانوں سے عبرت حاصل کرتے ہیں۔

36) ہم نے مدین والوں کی طرف ان کے نبی بھائی شعیب علیہ السلام کو بھیجا تو انھوں نے کہا: اے میری قوم! اکیلے اللہ کی عبادت کرو اور اپنی عبادت کے بدلے روز قیامت اللہ سے جزا کی امید رکھو
 اور گناہوں کے کام اور ان کی نشر و اشاعت کر کے زمین میں فساد نہ پھیلاؤ۔

نوائد: مومن کی اصلاح اور کردار سازی میں نماز کی اہمیت۔

عام مجلسوں میں برے کام کرنے کی قباحت اور خرابی بیان کی گئی ہے۔

انسانی تعلقات ایمان کے ساتھ ہی نفع مند ہوں گے۔

مہمانوں کے بارے میں کوشش کرنی چاہیے کہ وہ امن و امان اور سلامتی سے رہیں اور ان پر کسی قسم کی کوئی زیادتی نہ ہو۔

فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَتْهُمُ الرَّجْفَةُ فَأَصْبَحُوا فِي دَارِهِمْ
 جُثَمِينَ ﴿٣٧﴾ وَعَادًا وَثَمُودًا وَقَدْ تَبَيَّنَ لَكُمْ مِنْ مَسْكِئِهِمْ
 وَزَيْنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ فَصَدَّهُمْ عَنِ السَّبِيلِ
 وَكَانُوا مُسْتَبْصِرِينَ ﴿٣٨﴾ وَقَارُونَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَقَدْ
 جَاءَهُمْ مُوسَى بِالْبَيِّنَاتِ فَاسْتَكْبَرُوا فِي الْأَرْضِ وَمَا كَانُوا
 سَابِقِينَ ﴿٣٩﴾ فَكُلًّا أَخَذْنَا بِذُنُوبِهِ فَمِنْهُمْ مَنْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِ
 حَاصِبًا وَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ وَمِنْهُمْ مَنْ خَسَفْنَا
 بِهِ الْأَرْضَ وَمِنْهُمْ مَنْ أَعْرَقْنَا وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُظْلِمَهُمْ
 وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ﴿٤٠﴾ مَثَلُ الَّذِينَ اتَّخَذُوا
 مِنْ دُونِ اللَّهِ أَوْلِيَاءَ كَمَثَلِ الْعَنْكَبُوتِ اتَّخَذَتْ بَيْتًا
 وَإِنَّ أَوْهَنَ الْبُيُوتِ لَبَيْتُ الْعَنْكَبُوتِ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٤١﴾
 إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مِنْ شَيْءٍ وَهُوَ
 الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٤٢﴾ وَتِلْكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا
 يَعْقِلُهَا إِلَّا الْعَالِمُونَ ﴿٤٣﴾ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ
 بِالْحَقِّ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَةً لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٤٤﴾

﴿37﴾ پھر بھی ان کی قوم نے انھیں جھٹلادیا تو ان پر زلزلہ آ گیا اور وہ اپنے گھروں ہی میں اوندھے منہ گرے ہوئے رہ گئے۔ ان کے چہرے مٹی میں لت پت ہو چکے تھے اور ان کی حرکت ختم ہو گئی تھی۔ ﴿38﴾ اسی طرح ہم نے ہود علیہ السلام کی قوم عاد کو ہلاک کر دیا اور صالح علیہ السلام کی قوم ثمود کو، اور اے اہل مکہ! تم ان کے گھروں کو حضرموت کے علاقے النحر اور الحجر میں اچھی طرح جانتے ہو جو تمہارے لیے ان کی ہلاکت کی دلیل ہیں۔ ان کے ویران گھر ان کی ہلاکت پر گواہ ہیں۔ شیطان نے ان کے کفر اور دیگر برے اعمال جو وہ کر رہے تھے، وہ ان کے لیے خوشنما بنا دیے تھے اور اس نے انھیں سیدھے راستے سے ہٹا دیا تھا، حالانکہ وہ رسولوں کی دی ہوئی تعلیم کی وجہ سے حق اور گمراہی، رشد و ہدایت اور بے راہ روی کو اچھی طرح سمجھتے تھے مگر انھوں نے خواہشات کی پیروی کو ہدایت کی پیروی کے مقابلے میں پسند کیا۔

﴿39﴾ قارون نے جب موسیٰ (علیہ السلام) کی قوم پر سرکشی کی تو ہم نے اسے اور اس کے گھر کو زمین میں دھنسا کر ہلاک کر دیا اور فرعون اور اس کے وزیر ہامان کو سمندر میں ڈبو کر ہلاک کر دیا۔ بلاشبہ ان کے پاس موسیٰ علیہ السلام کھلے معجزے لے کر آئے تھے جو ان کی سچائی پر دلالت کرتے تھے مگر پھر بھی انھوں نے سرزمین مصر میں ان پر ایمان لانے سے تکرر کیا اور وہ ہمارے عذاب کی پکڑ سے جان چھڑا کر نکلنے والے نہ تھے۔

﴿40﴾ چنانچہ ان سب کو، جن کا پہلے ذکر ہوا، ہم نے اپنے ہلاک کرنے والے عذاب کی گرفت میں لے لیا۔ ان میں سے ایک قوم لوط تھی جن پر ہم نے تہ بہ تہ کھنگر کے پتھر برسائے اور ان میں قوم صالح اور قوم شعیب تھیں جنھیں سخت زور دار چنگھاڑنے دیوے لیا۔ ان میں ایک قارون تھا جسے ہم نے اس کے گھر سمیت زمین میں دھنسا دیا اور ان میں قوم نوح اور فرعون اور ہامان تھے جنھیں ہم نے غرق کر کے ہلاک کر دیا۔ اللہ تعالیٰ بغیر گناہ کے انھیں ہلاک کر کے ان پر ظلم کرنے والا نہ تھا بلکہ وہ گناہ کر کے خود اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے، لہذا عذاب کے حقدار ٹھہرے۔

﴿41﴾ ان مشرکوں کی مثال جنھوں نے اللہ کے سوا بتوں کو اپنا کارساز بنا کر ان کے نفع یا ان کی شفاعت کی امید پر ان کی عبادت کی، اس مٹری کی طرح ہے جو گھر بناتی ہے کہ وہ اسے کسی کی زیادتی سے محفوظ رکھے گا، حالانکہ تمام گھروں میں سب سے کمزور گھر مٹری کا گھر ہی ہے۔ وہ دشمن سے اس کا بچاؤ نہیں کرتا۔ اسی طرح ان کے بت ہیں جو نفع دے سکتے ہیں نہ نقصان اور نہ وہ سفارش ہی کریں گے۔ اگر مشرکوں کو اس بات کا علم ہوتا تو اللہ کو چھوڑ کر بتوں کو معبود بنا کر ان کی عبادت نہ کرتے۔

﴿42﴾ بلاشبہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ جانتا ہے جن کی وہ اس کے سوا عبادت کرتے ہیں۔ اس میں سے کوئی چیز اس سے چھپی نہیں اور وہی سب پر غالب ہے جسے مغلوب نہیں کیا جاسکتا، جو اپنی تخلیق، تقدیر اور تدبیر میں کمال حکمت والا ہے۔

﴿43﴾ یہ مثالیں ہم لوگوں کے لیے اس لیے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ انھیں جگائیں اور انھیں حق کی بصیرت اور اس کی طرف راہنمائی مہیا کریں۔ ان کا مقصد و مطلب صرف وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کی شریعت اور اس کی حکمتوں کا علم رکھتے ہوں۔

﴿44﴾ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو حق کے ساتھ پیدا کیا اور اس نے انھیں باطل اور بیکار نہیں بنایا۔ اس تخلیق میں ایمان والوں کے لیے یقیناً اللہ کی قدرت کی واضح دلیل ہے کیونکہ وہی اللہ کی مخلوق سے اس کے خالق کے وجود کا استدلال کرتے ہیں۔ جہاں تک کافروں کا تعلق ہے تو وہ کائنات اور وجود انسانی میں موجود نشانیوں کے پاس سے گزر جاتے ہیں اور ان کے خالق کی عظمت اور قدرت کی طرف ان کی توجہ نہیں جاتی۔

نوٹ: ارشاد باری تعالیٰ: ﴿قَدْ تَبَيَّنَ...﴾ سے معلوم ہوتا ہے کہ عرب عاد و ثمود کے گھروں اور حالات سے واقف تھے۔ عذاب کے ساتھ ہلاک ہونے والوں کے کھنڈر نصیحت حاصل کرنے والوں کے لیے عبرت کا باعث ہیں۔ حق کا علم اس بندے کو کوئی نفع نہیں دیتا جو خواہشات نفس کا پجاری ہو اور اپنی خواہشات کو ہدایت پر ترجیح دیتا ہو۔ مٹری کی مثال سے ضرب المثل کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ دنیا میں ملنے والے عذاب کی مختلف قسمیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ظلم سے پاک ہے۔ غیر اللہ سے امید اور تعلق رکھنا کمزور ترین اسباب پر بھروسہ کرنا ہے۔